بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

سلام

اسلامیات

خصوصی اِشاعت

۸

رہنمائے اساتذہ

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، یونیورسٹی آف اوکسفرڈ کا ایک شعبہ ہے۔
یہ دنیا بھر میں بذریعۂ اشاعت تحقیق، علم وفضیلت اور تعلیم میں اعلیٰ معیار کے مقاصد کے فروغ میں
یونیورسٹی کی معاونت کرتا ہے۔ Oxford برطانیہ اور چند دیگر ممالک میں
اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کا رجسٹرڈ ٹریڈ مارک ہے

پاکستان میں اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس
نمبر ۳۸، سیکٹر ۱۵، کورنگی انڈسٹریل ایریا،
پی۔او بکس ۸۲۱۴، کراچی۔ ۷۴۹۰۰، پاکستان
نے شائع کی

© اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس ۲۰۲۴ء

مصنّف کے اخلاقی حقوق پر زور دیا گیا ہے

پہلی اشاعت ۲۰۱۴ء
خصوصی اشاعت ۲۰۲۴ء

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی پیشگی تحریری اجازت، یا جس طرح
واضح طور پر قانون اجازت دیتا ہے، لائسنس، یا ادارہ برائے ریپروگرافکس حقوق
کے ساتھ طے ہونے والی مناسب شرائط کے بغیر اس کتاب کے کسی حصے کی نقل،
کسی قسم کی ذخیرہ کاری جہاں سے اسے دوبارہ حاصل کیا جاسکتا ہو یا کسی بھی شکل میں اور
کسی بھی ذریعے سے اس کی ترسیل نہیں کی جاسکتی۔ مندرجہ بالا صورتوں کے علاوہ دوبارہ اشاعت
کے واسطے معلومات حاصل کرنے کے لیے اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کے شعبۂ حقوق اشاعت
سے مندرجہ بالا پتے پر رجوع کریں

آپ اس کتاب کی تقسیم کسی دوسری شکل میں نہیں کریں گے
اور کسی دوسرے حاصل کرنے والے پر بھی لازماً یہی شرط عائد کریں گے

ISBN 9789697342426

نوری نستعلیق فونٹ میں کمپوز ہوئی

اظہارِ تشکّر

تصنیف: فرحت جہاں
قرآنی آیات کے اُردُو تراجم کے لیے ''دی علم فاؤنڈیشن'' کے مرتّب کردہ
نصاب ''مطالعہ قرآنِ حکیم'' سے اِستفادہ کیا گیا ہے
ترجمہ اور مختصر تشریح پر مشتمل یہ نصاب اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان کے نمائندہ علما کرام کے
علاوہ تعلیمی بورڈز بشمول این سی سی، پی سی ٹی بی اور ڈی سی ٹی ای سے بھی منظور شدہ ہے

تعارف

تدریسِ اسلامیات کا مقصد اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا عرفان حاصل کرنا، قرآن و سنّت کی تعلیمات و ہدایات کو جاننا اور عملی زندگی میں انھیں نافذ کرنے کا شعور بیدار کرنا اور یہ باور کروانا ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حاضر و ناظر ہونے کا احساس پختہ کرنا، جواب دہی کا شعور اُجاگر کرنا، حقوق و فرائض کی آگاہی دینا، تعصب، فرقہ واریت، عدم رواداری ومساوات، رزقِ حرام اور دیگر سماجی بُرائیوں سے بچانا اور اتحاد بین المسلمین کا درس دینا بھی اس مضمون کی تدریس کے مقاصد میں شامل ہے۔

تدریسِ اسلامیات کا ایک اور اہم مقصد طلبہ کے ذہنوں میں اُن کی زندگی کا نصب العین واضح کرنا بھی ہے کہ اُن کے دنیا میں آنے کا مقصد صرف کھانا، پینا اور جینا نہیں بلکہ اپنی زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کے قوانین کے نفاذ کے ساتھ ساتھ اس کی تعلیمات دنیا بھر میں عام کرنے کی ذمّے داری بھی اُن پر عائد ہے۔ اس کے لیے اُنھیں اسلاف کے کارناموں سے واقفیت دلانا اور اُن کی زندگیوں سے رہنما اصول تلاش کرنا بھی ضروری ہے۔ طلبہ کو یہ یقین دلانا بھی ضروری ہے کہ اُن کی عظمت و ترقی کا راز اور غلامی و محکومی سے بچنے کا طریقہ ایک ہی ہے اور وہ طریقہ دین پر ثابت قدمی اور استقامت ہے۔ طلبہ کو یہ اعتماد فراہم کرنا بھی اہم ہے کہ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو دنیا میں امن و سلامتی اور تمام انسانوں کے حقوق کی یکساں فراہمی کا ضامن ہے۔

چنانچہ ضروری ہے کہ ان معمارانِ ملتِ اسلامیہ کی تعلیم و تربیّت کے لیے موجود اساتذہ درج ذیل اوصافِ حمیدہ سے آراستہ ہوں:

- وہ فکر و عمل کے لحاظ سے دین کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوں، اُن کی شخصیت احکاماتِ الٰہی کا چلتا پھرتا نمونہ ہو۔
- وہ فرض شناسی، محبّت و شفقت اور دینی بصیرت کے حامل ہوں۔
- وہ تجوید اور عربی زبان سے واقفیت، قرآن و سنّت اور دین کے احکامات کا علم اور اپنے شعبے میں مہارت رکھتے ہوں۔
- وہ فنِ تدریس سے واقف، سمعی و بصری معاونات اور تدریس کے شعبے میں ہونے والی جدید تحقیق سے فائدہ اٹھاتے ہوں۔
- اُن کا علم محض درسی کتب تک محدود نہ ہو بلکہ وہ سیرت، تاریخِ اسلام، تقابلِ ادیان اور فقہی مسائل سے بھی واقفیت رکھتے ہوں تاکہ طلبہ کو اضافی معلومات دینے کے ساتھ ساتھ اُنھیں عملی زندگی میں بھی رہنمائی فراہم کرسکیں۔
- وہ خود بھی حب الوطنی، رواداری اور مساوات کے اصولوں پر کار بند ہوں اور اپنے طلبہ کو بھی فرض شناس، انسان دوست، کارآمد شہری، محبِ وطن پاکستانی اور اتحاد بین المسلمین کا داعی بنا سکیں۔
- اساتذہ کی سہولت کے پیشِ نظر رہنمائے اساتذہ میں تدریسِ اسلامیات کی دُرست سمت میں رہنمائی فراہم کی گئی ہے۔ اس میں تدریسِ اسباق کی تیاری، حل شدہ مشقیں، اضافی مواد، سمعی و بصری معلومات اور متعدد سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں، جو یقینا تدریسی عمل کو مؤثر اور دل چسپ بنانے میں اہم کردار ادا کریں گی اور طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں مددگار ثابت ہوں گی۔

فرحت جہاں

فہرست

باب اوّل: قرآن مجید و حدیثِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

ترجمۂ قرآن مجید ۱

حفظِ قرآن مجید ۳

حفظ و ترجمہ ۱۲

احادیثِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ۱۹

دُعائیں (زبانی) ۳۰

باب دوم: ایمانیات و عبادات

(الف) ایمانیات

تقدیر پر ایمان ۳۶

عقیدۂ آخرت ۳۸

خشیتِ الٰہی ۴۰

(ب) عبادات

زکوٰۃ کی فضیلت و اہمیت ۴۳

حج اور اس کی عالم گیریت ۴۴

اسلامی عبادات کے تقاضے اور اثرات ۴۶

باب سوم: سیرتِ طیّبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

(الف) عہدِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ماہ و سال (مدنی دور)

حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ
کی دعوت و تبلیغ کی عالم گیریت و آفاقیت ۴۹

غزوۂ خیبر ۵۰

معرکۂ مُوتہ ۵۲

خصائص و شمائل ۵۴

(ب) اُسوۂ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور ہماری زندگی

حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ
کی معاشرتی تعلیمات (حجاب، عفّت و پاک دامنی، اجازت طلب کرنا) .. ۵۶

باب چہارم: اخلاق و آداب

(الف) اچّھی عادات اپنانا

مساوات ۵۹

اُخوّتِ اسلامی اور اتّحادِ ملّی ۶۰

(ب) بُری عادات سے اجتناب

بدگمانی سے پرہیز ۶۲

حرص و طمع کی ممانعت ۶۴

باب پنجم: حُسنِ معاملات و معاشرت

حقوقُ العباد (مریض، معذور، یتیم) ۶۶

خرید و فروخت کے احکام و آداب ۶۸

بابِ ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

اُمہاتُ المومنین (حضرت جویریہ، حضرت صفیہ، حضرت اُمِّ حبیبہ، حضرت میمونہ،
حضرت ماریہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہن ۷۱

حضرت امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۷۲

صحابہ کرام (حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابوذر غفّاری
اور حضرت سلمان فارسی) رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۷۵

صُوفیہ کرام (حضرت معین الدّین چشتی، حضرت مجدد الف ثانی،
حضرت فرید الدّین گنج شکر) رحمۃ اللہ علیہم ۷۷

علما و مفکرین (حضرت امام غزالی، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی،
حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی) رحمۃ اللہ علیہم ۷۹

فاتحین (سلطان نور الدّین زنگی، سلطان صلاح الدّین ایوبی، سلطان محمّد فاتح)
رحمۃ اللہ علیہم ۸۱

بابِ ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

اَمر بالمعروف وَنہی عَنِ المنکر (دعوت و تبلیغ) ۸۳

ذرائع اِبلاغ کا استعمال ۸۵

باب اوّل: قرآن مجید و حدیثِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

ترجمۂ قرآن مجید

امدادی اشیا

- ملٹی میڈیا۔تختۂ تحریر۔تختۂ نرم
- قرآن مجید میں بار بار آنے والے الفاظ پر مشتمل چارٹ
- سورتوں میں بیان کردہ اہم نکات کا چارٹ
- کلمہ اور اس کی اقسام (اسم) کا چارٹ/فلیش کارڈز جن میں سورتوں سے لیے گئے اسماء مع ترجمہ موجود ہوں
- معروف قاری حضرات کی تلاوت کی آڈیو/ویڈیو
- انبیا کرام علیہم السّلام کے قصص سے متعلق دستاویزی فلم/کتب

طریقۂ تدریس

ترجمہ قرآن مجید پڑھانے سے قبل طلبہ کو قرآن مجید کی عظمت، اہمیت اور فضیلت سے آگاہ کیجیے، طلبہ کو بتایئے کہ قرآن مجید حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہونے والی وہ آخری آسمانی کتاب ہے جو رہتی دنیا تک انسانوں کے لیے ہدایات و احکامات کا سرچشمہ ہے۔قرآن مجید وہ الہامی کتاب ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ اس کی تعلیمات ہر دور اور ہر زمانے کے لیے ہیں۔ یہ تمام آسمانی کتب کا نچوڑ اور تمام شرائع کی تکمیل کے طور پر اتاری گئی ہے۔ اس سے پہلے نازل ہونے والی کتب تحریف و ردّو بدل کی وجہ سے قابلِ عمل نہ رہیں۔ جبکہ اس کی حفاظت کا ذمّہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اِس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔ (سورۃ الحجر: ۹)

قرآن مجید چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود اپنی اصل شکل میں محفوظ ہے اور قیامت تک آنے والی نسلوں کی رہنمائی کے لیے موجود رہے گا۔ یہ دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی اور حفظ کی جانے والی کتاب ہے۔قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اس کی تعلیمات پر عمل کرنے سے دنیا و آخرت کی بھلائیاں، کامرانیاں اور خوشحالیاں مقدر بنتی ہیں۔ اس پر عمل قوموں کو عروج عطا کرتا ہے اور اس پر عمل نہ کرنے سے وہ زوال کا شکار ہو جاتی ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی مسلمانوں نے اس کی تعلیمات پر عمل کیا وہ عروج پر پہنچے اور ترقی کی منازل طے کیں اور جب جب انھوں نے اس کی تعلیمات سے منھ موڑا وہ ذلت کی اَتھاہ گہرائیوں میں جا گرے۔ یہ وہ کتابِ ہدایت ہے کہ جس کے عطا ہونے پر اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے، اس کے ملنے پر جتنی خوشی منائی جائے وہ کم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

اے لوگو! یقیناً تمھارے پاس، تمھارے رب کی طرف سے نصیحت آ چکی ہے اور اُن (بیماریوں) کی شفا جو سینوں میں ہیں اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ آپ (ﷺ) فرما دیجیے یہ (سب کچھ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے، لہٰذا اُنھیں اس پر خوش ہونا چاہیے یہ ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جو وہ جمع کر رہے ہیں۔(سورۃ یونس:۵۷۔۵۸)

لوگو! تمھارے پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کی شفا اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت آ پہنچی ہے۔ کہہ دیجیے کہ (یہ کتاب) اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی مہربانی سے (نازل ہوئی ہے) تو چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں، یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔قرآن مجید کے بھی حقوق ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہے قرآن مجید کے ہم پر پانچ حقوق ہیں: اوّل اس پر ایمان لایا جائے، دوم، اس کی تلاوت کی جائے، سوم، اس کے معانی و مطالب پر غور کیا جائے، چہارم، اس کی تعلیمات پر عمل کیا جائے، پنجم، اس کی تعلیمات کی اشاعت و تبلیغ کی جائے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ”تم میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔“ (بخاری کتاب فضائل القرآن)

طلبہ کو قرآن مجید کی تلاوت کا ذوق و شوق دلائیے اور اس کی تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں نافذ کرنے کا شعور دلوائیے۔ کیونکہ اشرف المخلوقات کے لیے اس کتاب کے نزول کا مقصد ہی یہی ہے۔

تلاوت قرآن مجید کے لیے اس کے آداب کا بھی ذکر کیجیے کہ ان کے جسم اور لباس پاک ہوں، وہ تلاوت سے پہلے وضو کریں۔ قبلہ رُو بیٹھیں اور نہایت خوش الحانی سے تجوید کے قواعد کے مطابق اس کی تلاوت کریں اس کے معانی و مطالب پر غور و فکر بھی کریں۔ اس عزم اور ارادے کے ساتھ تلاوت کریں کہ انھیں قرآن مجید کے احکامات کے مطابق اپنی انفرادی و اجتماعی زندگیوں کو ڈھالنا اور سنوارنا ہے اور اسی سے ہدایت کا نور حاصل کرنا ہے۔جن آیات میں جنّت کی بشارت اور رحمت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ وہاں اپنے لیے اور دوسروں کے لیے مغفرت و رحمت کی دُعائیں اور عذابِ الٰہی کے بیان والی آیات پر اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کریں۔

اساتذہ کے لیے لازم ہے کہ وہ ترجمہ قرآن مجید پڑھانے کے لیے عربی قواعد میں مہارت حاصل کریں۔ملٹی میڈیا کے ذریعے سہل انداز میں سکھائیے۔ آیات کی شانِ نزول اور پس منظر بیان کیجیے۔ آیات کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ پڑھانے اور سمجھانے کے ساتھ ساتھ کلمہ (اسم، فعل، حرف) کی نشان دہی بھی کیجیے تاکہ طلبہ الفاظ کو قواعد کے مطابق پہچان کر ترجمہ ذہن نشین کرسکیں۔

اغلاط تختۂ تحریر پر لکھ کر دُرست کروائیے۔ آیات میں موجود تعلیمات کی وضاحت آسان الفاظ میں کیجیے اور ان پر عمل کی ترغیب دلائیے۔ ترجمے کے نصاب کو پورے سال پر تقسیم کرکے پڑھائیے۔ ترجمہ پڑھانے کے لیے ”دی علم فاؤنڈیشن“ کے ”مطالعہ قرآن مجید“ اور رہنمائے اساتذہ“ سے استفادہ کیجیے۔

سرگرمیاں

- کثیر الانتخابی سوالات پر مشتمل مقابلہ ذہنی آزمائش کا انعقاد کیجیے۔
- طلبہ کو قصص الانبیا سے متعلق دستاویزی فلم دکھائیے۔
- طلبہ قصص الانبیا سے متعلق قصّے ہم جماعت ساتھیوں کو سنائیں ان قصّوں کے ذریعے انھوں نے اپنی عملی زندگی کے لیے کیا رَہ نمائی حاصل کی اس کا بھی تذکرہ کریں۔

- منتخب سورتوں پر مبنی معلومات کا (ذہنی آزمائش کا) مقابلہ منعقد کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

قرآن مجید کی تصویر	عربی قواعد مع امثلہ	فضائلِ قرآن مجید

حفظِ قرآن مجید

سُوْرَةُ الْبَلَد

امدادی اشیا

- خوش الحان قاری کی آواز میں تلاوت کی آڈیو/ وڈیو
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۳

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الْبَلَدِ	شہر	خَلَقْنَا	ہم نے پیدا کیا	كَبَدٍ	مشقت
عَيْنَيْنِ	دو آنکھیں	لِسَانًا	زبان	الْعَقَبَةَ	دشوار گزار گھاٹی
اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ	دائیں ہاتھ والے	اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ	بائیں ہاتھ والے		

طریقۂ تدریس

سورت حفظ کروانے سے قبل طلبہ کو بتایا جائے کہ سورۃ البلد مکّی سورت ہے۔ اس میں بیس آیات اور ایک رکوع ہے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے سب سے عظمت والے شہر مکّہ کی قسم کھائی ہے اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اس شہر میں قیام کی

وجہ سے اس کی عظمت میں مزید اضافہ ہوگیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السّلام اور اولادِ آدم علیہ السّلام کو اس حقیقت پر گواہ بنایا ہے کہ یہ دنیا انسان کے آرام و آسائش کے لیے پیدا نہیں کی گئی ہے بلکہ اس دنیا میں رہتے ہوئے اس کی کامیابی و فلاح کا تعلق اس بات پر ہے کہ اس نے اس کے لیے کیا سعی و جدوجہد کی۔ پھر انسان کو متنبہ کیا جارہا ہے کہ اس کے ہر کام کی نگرانی کرنے والا، اس سے مواخذے کرنے والا رب ہر وقت اس پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ انسان بڑائی و تکبر، نمود و نمائش اور فخر و غرور میں مبتلا ہوکر ڈھیروں مال لٹاتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ اس سے کون حساب لینے والا ہے؟ اسے پروا ہی نہیں کہ اس نے کن ذرائع سے مال حاصل کیا اور کن کاموں پر بے دریغ خرچ کیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو اس کو عقل وشعور اور اختیار دے کر بھلائی و برائی دونوں راستوں کو اس کے سامنے کھول دیا ہے۔ پس اس کو چاہیے کہ نمود و نمائش اور فضول کاموں پر اپنی دولت ضائع کرنے کی بجائے یتیموں، مسکینوں پر اپنا مال خرچ کرے اور ایمان والوں، صبر کرنے والوں، رحم کن نصیحت کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو، تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق بندوں میں اس کا شمار ہو، بصورت دیگر کفر اختیار کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے۔

حفظ

حفظ کروانے کے لیے تجوید کے قواعد کے تحت سورت کی بلند آواز میں تلاوت کیجیے۔ ایک ایک آیت طلبہ کو پڑھائیے۔ تجوید اور تلفّظ کی اصلاح تختۂ تحریر پر لیجیے۔مثلاً : حِلّ میں ح حرفِ حلقی۔

البلد میں 'د' قلقلہ، حل بھذا میں اقلاب کا قاعدہ ۔ ان لن ادغام بلاغنہ اور ثُمَّ میں میم مشدد غنہ وغیرہ کا دھیان۔

سورت بار بار دہرائیے۔ گروہ اور جوڑی کی صورت میں پڑھوائیے۔ اگلے دن تمام طلبہ سے سنیے۔

سُوْرَةُ الشَّمْس

امدادی اشیا

- خوش الحان قاری کی آواز میں تلاوت کی آڈیو/ویڈیو
- تختۂ تحریر ، تختۂ نرم
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ نمبر ۳

معانی و مطالب

سورت کے معانی و مطالب سمجھانے کے لیے فلیش کارڈز یا چارٹ کی مدد لی جائے یا تختۂ تحریر استعمال کیا جائے اور ہر لفظ کا ترجمہ سکھایا جائے۔مثلاً

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الشَّمْسِ	سورج	ضُحٰـهَا	اُس کی روشنی	الْقَمَرِ	چاند
اِذَا	جب	تَلٰـهَا	اُس کے پیچھے نکلے	النَّهَارِ	دن
جَلّٰـهَا	اُسے چمکادے	الَّيْلِ	رات	يَغْشٰـهَا	اسے ڈھانپ لے، چھپا لے

طریقۂ تدریس

طلبہ کو سورت حفظ کروانے سے پہلے بتایا جائے کہ سورۃ الشّمس مکّہ میں نازل ہوئی ، اس میں پندرہ آیات اور ایک رکوع ہے۔ اس سورت میں نیکی اور بدی کا فرق سمجھایا گیا ہے اور لوگوں کو ان کے انجام سے خبردار کیا گیا ہے۔

سورج، چاند، رات، دن، زمین اور آسمان اللہ تعالیٰ کی قدرت کے مظاہر ہیں اور ایک نظام کے تحت چل رہے ہیں ، وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے ذرا بھی انحراف نہیں کرتے۔ اسی طرح نفسِ انسانی کا بھی ایک نظام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جسم و ذہن، عقل وشعور، نیکی و بدی کے درمیان فرق، خیرو شر کی پہچان اور بھلائی و برائی کی تمیز ودیعت فرمائی ہے۔ اب اس بات کا انحصار انسان پر ہے کہ وہ اپنی ان قوّتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اچّھائی کا راستہ اختیار کرتا ہے یا برائی کا ، خود کو اچّھائی کا خوگر بنا کرفلاح و کامرانی پاتا ہے یا بُرے رجحانات سے مغلوب ہو کر اپنی دنیا و آخرت تباہ کرتا ہے۔ پھر اسی نکتے کی وضاحت کے لیے قومِ ثمود کا ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السّلام کو قومِ ثمود کی طرف نبی بنا کر بھیجا تا کہ وہ اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی تعلیمات سے روشناس کرائیں، لیکن ان کی قوم نے اُنھیں جھٹلایا اور اُس اونٹنی کو بھی مار ڈالا جو معجزے کے طور پر عطا ہوئی تھی۔ نتیجتاً وہ قوم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے سبب عذابِ الٰہی کا شکار ہوئی۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ تقویٰ اور خشیتِ الٰہی اختیار کرتے ہوئے اپنے نفس کا تزکیہ کرتے رہیں اور اسے گناہوں سے آلودہ ہونے سے بچائیں تا کہ عذابِ الٰہی سے محفوظ رہیں اور فلاح و کامرانی حاصل کریں۔

حفظ

حفظ کروانے کے لیے اساتذہ پہلے سورت کی آیات تجوید کے ساتھ بلند آواز میں پڑھیں، طلبہ اُن کی پیروی کرتے ہوئے پڑھیں۔ سورت کو دوحصّوں میں یادکروایئے۔ بار بار دہرانے کے بعد طلبہ سے گروہ اور جوڑی کی صورت میں سنا جائے ، نیز فرداً فرداً بھی سنا جائے۔ تجوید کی اغلاط بورڈ پر لکھ کر دُرست کروایئے۔مثلاً : ’ح‘ اور ’ھ‘ کا فرق، ’ق‘ اور ’ک‘ کی ادائی، ’ث‘ اور ’س‘ میں فرق وغیرہ۔ صحیح تلفّظ اور قرأت سیکھنے کا شوق پیدا کرنے کے لیے طلبہ کو خوش الحان قاری حضرات کی تلاوت سنوائی جائے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- طلبہ کے درمیان قرأت کا مقابلہ منعقد کیا جائے۔
- خوش الحان طلبہ کو اسمبلی میں قرأت کرنے کا موقع دیا جائے۔

- بین المدارس قرأت مقابلے رکھوائے جائیں۔ جیتنے والے طلبہ کو شیلڈ اور انعامات سے نوازا جائے اور ان کے نام تختۂ نرم پر لگائے جائیں۔
- انٹرنیٹ پر طلبہ کو قومِ ثمود کے آثار دکھائے جائیں اور واقعے کی مزید تفصیلات بتائی جائیں تاکہ عبرت حاصل کی جا سکے۔

گھر کا کام

- پڑھائی گئی آیات کو مزید اچّھے طریقے سے یاد کرنے کے لیے دیا جائے۔
- قومِ ثمود کا واقعہ اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیا جائے۔
- قومِ ثمود کے واقعے کو کہانی کی شکل میں لکھوائیں۔ اچّھا لکھنے والوں کی تحریر تختۂ نرم پر آویزاں کریں۔
-

تختۂ نرم کی تجاویز

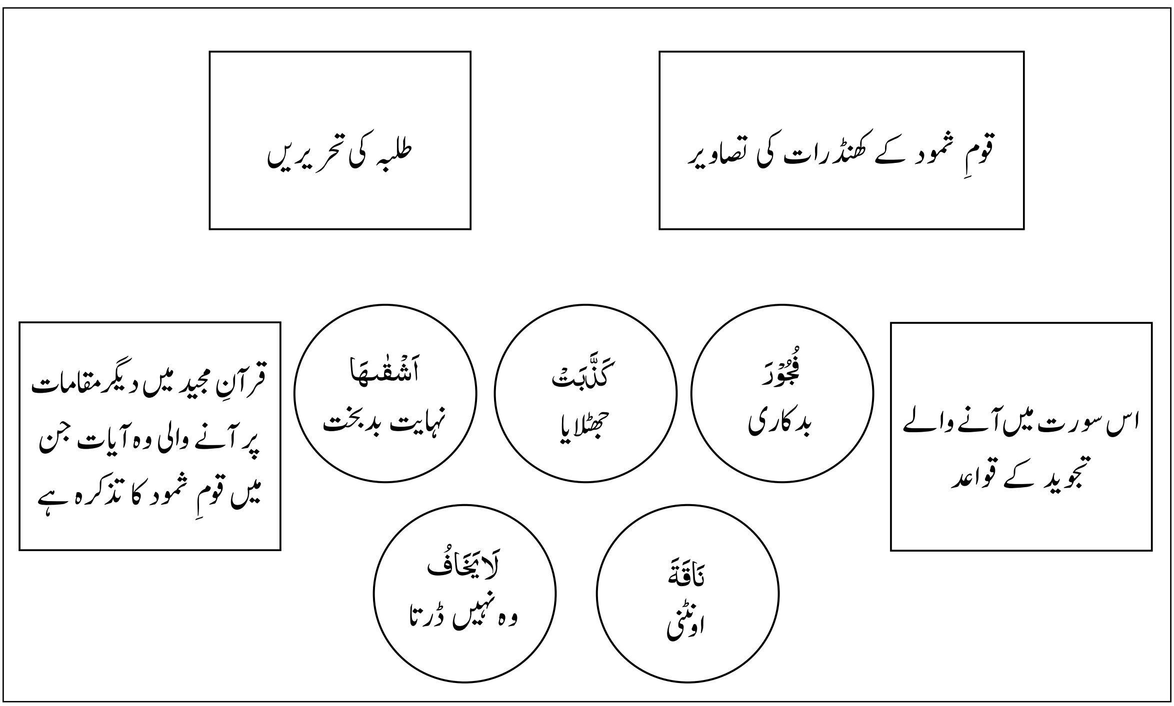

سُوۡرَۃُ الَّیۡل

امدادی اشیا

- خوش الحان قاری کی آواز میں تلاوت کی آڈیو/ویڈیو
- تختۂ تحریر ، تختۂ نرم
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۴

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الَّيۡلِ	رات	النَّهَارِ	دن	سَعۡيَكُمۡ	تمھاری کوشش
اَعۡطٰى	اس نے دیا	صَدَّقَ	اس نے تصدیق کی	فَسَنُيَسِّرُهٗ	پس عنقریب ہم آسان کردیں گے
بَخِلَ	اس نے بخل کیا	يُغۡنِىۡ	کام نہیں آئے گا	اِذَا تَرَدّٰى	جب وہ ہلاک ہوجائے گا
تَلَظّٰى	بھڑکتی ہوئی	سَوۡفَ	عنقریب	يَرۡضٰى	وہ راضی ہوجائے گا

طریقۂ تدریس

حفظ کروانے سے قبل طلبہ کو بتایئے کہ سورۃ الَّیۡل مکّی سورت ہے۔ اس میں ۲۱ آیات اور ایک رکوع ہے۔سورۃ الَّیۡل میں اللہ تعالیٰ نے رات اور دن کی قسم کھا کر فرمایا تم لوگ زندگی میں مختلف قسم کی کوششیں کرتے ہو۔ دُرست سمت میں کی جانے والی کوشش اس شخص کی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو اس کے حکم کے مطابق استعمال کیا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے پرہیز بھی کرتا رہا۔جس نے اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا، تقویٰ اختیار کیا، بھلے کاموں کو سچّا جانا، تو اللہ اس کی زندگی کے راستوں کو سہل کردے گا۔ اور جس نے بخل کی روش اختیار کیا اور اپنے آپ کو اپنے رب سے بے نیاز سمجھا، بھلائی کو جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ اس پر اس کی زندگی کے راستے دشوار کردے گا۔ ایسی صورت میں اس کا مال بھی اس کے کچھ کام نہ آسکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں سیدھا راستہ بتایا۔جہنم کی آگ سے ڈرایا۔ تو جو شخص ہدایت کے راستے کی پیروی نہیں کرے گا، جہنم اسی کا ٹھکانہ ہوگا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر پرہیز گاری اختیار کرے گا، مال و دولت کو بھلائی کے کاموں پر خرچ کرے گا، تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے راضی ہوگا اور اسے دنیا و آخرت میں وہ سب کچھ دے گا جسے دیکھ کر وہ خوش ہوجائے گا۔

سورت کا لفظی و با محاورہ ترجمہ بھی بتایئے۔

حفظ:

حفظ کروانے کے لیے سورت کو تجوید کے قواعد کے تحت بلند آواز سے پڑھیے۔ طلبہ آپ کی پیروی میں پڑھیں۔ مخارج تجوید کے قواعد دُرست کروایئے۔مثلاً ۔ الْاُنْثٰى میں اخفاء کا قاعدہ۔ اِنَّ میں غنہ۔ اَمَّا میں غنہ۔ اَعْطٰى میں ع کا مخرج۔ ط اور ت کا فرق۔ مَنْ بَخِلَ میں اقلاب کا قاعدہ۔ كَذَّبَ میں ''ذ'' کا مخرج۔ لنا میں الف مدّہ وغیرہ۔

سُوْرَةُ الضُّحٰى

امدادی اشیا

- خوش الحان قاری کی آواز میں تلاوت کی آڈیو/ویڈیو
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۴

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ضُحٰى	چڑھتے دن کی روشنی	سَجٰى	چھا جائے	قَلٰى	ناراض ہوا
فَاٰوٰى	ٹھکانا عطا فرمایا	عَآىِٕلًا	تنگ دست	فَحَدِّثْ	خوب بیان فرمائیں

طریقۂ تدریس

سورۃ الضّحیٰ مکّی سورت ہے اس میں گیارہ آیات اور ایک رکوع ہے۔ اس سورت کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک مرتبہ کچھ عرصے کے لیے وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ فکرمند ہوئے، مشرکین مکّہ نے بھی طعنے دینا شروع کر دیے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے رب نے (نعوذ باللہ) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو چھوڑ دیا ہے، وہ آپ سے ناراض ہوگیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پریشانی دور فرمائی اور سورۃ الضّحیٰ نازل فرمائی، جس میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو رات اور روشن دن کی قسم کھا کر تسلی دی۔ فرمایا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے رب نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ہرگز نہیں چھوڑا اور نہ ہی وہ ناراض ہوا ہے۔ مزید فرمایا کہ اگر دعوتِ تبلیغ کی وجہ سے مشکلات و پریشانیاں ہیں تو یہ کچھ دنوں کی بات ہے، آنے والا وقت گزرے ہوئے وقت سے کہیں بہتر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی بخشش اور عطا ہوگی کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ خوش ہوجائیں گے ۔ مزید فرمایا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کیوں پریشان ہوئے، اللہ تعالیٰ تو شروع دن سے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر مہربان ہے۔ یتیمی کے دور میں پرورش کا بہترین انتظام، ہدایت کا راستہ اور مالداری جیسی نعمتیں عطا فرمائیں۔ سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے یتیم کے ساتھ

حُسنِ سلوک اور سائل کو نہ جھڑکنے اور نعمت کے اظہار کی تعلیم فرمائی ہے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- حفظ کے اختتام پر سورتوں کی قرأت کا مقابلہ رکھوایئے۔
- مکّہ معظّمہ کی تاریخی اہمیت، فضیلت اور عظمت پر مضامین لکھوایئے۔

سُوْرَۃُ الْاِنْشِرَاح

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر حفظ قرآن کی فضیلت سے متعلق احادیث درج ہوں
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۴

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَ	کیا	لَمْ	نہیں	نَشْرَحْ	ہم نے کھول دیا
ظَهْرَكَ	آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پیٹھ	رَفَعْنَا	ہم نے بلند کیا	الْعُسْرِ	تنگی، مشکل
يُسْرًا	آسانی				

طریقۂ تدریس

طلبہ کو سورت حفظ کروانے سے پہلے بتایا جائے کہ سورۃ الانشراح مکّہ میں نازل ہوئی۔ اس میں آٹھ آیات اور ایک رکوع ہے۔ اس سورت میں نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو ڈھارس دی گئی ہے اور تسلی کے کلمات عطا کیے گئے ہیں۔ اس لیے کہ اعلان نبوّت کے فوراً بعد تمام کفار مکّہ بشمول آپ کے چند رشتہ دار اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو عزت و شرف کی نگاہ سے دیکھنے والے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے جانی دشمن بن گئے تھے۔ کفارِ مکّہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو طرح طرح کی اذیتیں دیتے۔ ان سخت اور مشکل حالات میں اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ان مشکلات میں قطعاً دل برداشتہ نہ ہوں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اسلام کا راستہ دکھایا ہے، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سینے کو اسلام کے لیے کھول

دیا ہے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا بوجھ ہلکا کر دیا ہے اور قیامت تک آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ذکر کو بلند کر دیا ہے۔ یہ مشکلات اور پریشانیاں بس ختم ہونے والی ہیں اور آنے والا دور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے بہترین ہوگا۔ پھر ان سختیوں کا مقابلہ کرنے کا طریقہ بتایا کہ جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ مشاغلِ نبوّت سے فارغ ہوں تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں مشغول ہو جائیں، عبادت و ریاضت میں لگ جائیں اور صرف اپنے رب ہی سے لَو لگائیں۔ پس ہمیں بھی چاہیے کہ مشکلات و پریشانیوں سے نہ گھبرائیں بلکہ آزمائش کے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کریں اور اس کی عبادت کریں تاکہ ہمارے لیے آسانی پیدا ہو۔

حفظ

ایک آیت پڑھیے اور طلبہ آپ کی پیروی میں پڑھیں

سورت کو بار بار پڑھایئے۔ فرداً فرداً اور جوڑی کی صورت میں پڑھوایئے، پھر گروہ کی صورت میں پڑھوایئے۔ تلفّظ بورڈ پر لکھ کر دُرست کروایئے۔ مخارج کی ادائی تختۂ تحریر پر لکھ کر اور صحیح ادائی کے ساتھ بتایئے۔ 'ز' کی ادائی سختی سے جبکہ 'ذ' کی ادائی نرمی سے کروایئے۔ 'ع' حلق کے درمیانی حصّے سے ادا کروایئے۔ 'أ' اور 'ع' کی ادائی کا فرق بتایئے۔ 'ر' پر زبر اور پیش کی صورت میں اسے موٹا پڑھایئے اور زیر کی صورت میں باریک۔ 'ب' کو قلقلہ کے ساتھ ادا کروایئے۔ خوش الحان قاری کی آواز میں اس سورت کی تلاوت سنوایئے تاکہ طلبہ میں قرأت سیکھنے کا شوق پیدا ہو۔ طلبہ کو یہ سورت خوش خط لکھنے اور زبانی یاد کرنے کے لیے دیجیے۔ اگلے دن تمام طلبہ سے باری باری یہ سورت زبانی سنیے۔

سرگرمیاں

- طلبہ کے درمیان قرأت کا مقابلہ رکھوایئے۔
- اچّھی تلاوت کرنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔
- خوش الحان طلبہ کو اسمبلی میں قرأت کا موقع دیجیے۔
- بین المدارس قرأت کے مقابلوں کا انعقاد کروایئے۔
- جیتنے والے طلبہ کو انعامات اور شیلڈ سے نوازا جائے، ان کے نام تختۂ نرم پر درج کیے جائیں۔

تختۂ بزم کی تجاویز

سورۃ البلد مع ترجمہ	سورۃ الشّمس مع ترجمہ	سورۃ الّیل مع ترجمہ
سورۃ الضحیٰ مع ترجمہ	سورۃ الانشراح مع ترجمہ	طلبہ کی تحاریر

مذکورہ بالا سورتوں میں رذائل اخلاق کی فہرست جن سے بچنا ضروری ہے:
تکبّر، نمود و نمائش، فضول خرچی، بخل، کفر و شرک، گمراہی، رب سے بے نیازی، مایوسی
مذکورہ بالا سورتوں میں ان اچّھے اخلاق کی فہرست جن کو اپنانے کا حکم دیا گیا:
اُخروی فلاح کے لیے جدوجہد، مقصد زندگی پر نظر، تقویٰ و پرہیز گاری، انفاق فی سبیل اللہ، حق کی پیروی، ایمان والوں کی صحبت، تزکیہ نفس، خشیتِ الٰہی، فکرِ آخرت، اچّھی امید، یتیم کے ساتھ حُسنِ سلوک، سائل کو نہ جھڑکنا، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تذکرہ کرنا، اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگنا، اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنا وغیرہ۔

حفظ و ترجمہ

رحمت و مغفرت کی دُعا

امدادی اشیا

- تجوید کے قواعد کا چارٹ
- مخارج کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۵

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رَبَّنَا	اے ہمارے رب	لَا تُؤَاخِذْنَا	تُو ہمارا مواخذہ نہ کرنا	اِصْرًا	بوجھ
الَّذِيْنَ	جو لوگ	وَاعْفُ	اور درگزر فرما	وَاغْفِرْ لَنَا	اور تُو ہمیں بخش دے
وَارْحَمْنَا	اور تُو ہم پر رحم فرما	مَوْلٰنَا	ہمارا مالک	فَانْصُرْنَا	پس ہماری مدد (نصرت) فرما

طریقۂ تدریس

طلبہ کو دُعا حفظ کرانے سے قبل بتائیے کہ یہ قرآنی دُعا خواتیمِ سورۃ البقرہ یعنی سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات میں سے لی گئی ہے جن کے پڑھنے کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھ لے تو یہ اس کے لیے کافی ہیں (صحیح بخاری)۔ مزید فرمایا کہ سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں مجھے عرش کے خزانے سے دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں (مسند احمد)۔ اسی طرح مجلس میں ایک فرشتے نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو خوشخبری سنائی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دو نور عطا کیے گئے ہیں جو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے۔ وہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں ہیں ان کے ایک ایک حرف پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو نور دیا جائے گا (مسلم)۔

مذکورہ دُعا ایک بہترین دُعا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو سکھائی ہے کہ اے اللہ بھول چوک میں جو غلطیاں ہم سے سرزد ہوجائیں، احکام کی تعمیل میں کوئی کوتاہی ہوجائے، قصداً کوئی خطا کر بیٹھیں تو ہمارا مؤاخذہ نہ فرمانا۔ ہمیں ان کی سزا نہ دینا ہم سے عفو و درگزر کا معاملہ فرمانا اور ہم پر وہ بھاری بوجھ نہ ڈالنا جن کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں، یعنی ایسی آزمائشوں میں مبتلا نہ فرمانا جن میں ہم کامیاب نہ ہوسکیں۔ ایسے احکامات نہ دینا جن میں ہمارے لیے سختی ہو جیسے کہ پہلی امّتوں کو دیے گئے اور اے اللہ ہم

پر وہ مصیبتیں اور مشقتیں نہ ڈال جن کو سہنے اور برداشت کرنے کی ہم میں طاقت نہ ہو۔ ہماری خطاؤں سے درگذر فرما۔ ہماری برائیوں اور بداعمالیوں کی پردہ پوشی فرما، ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا ولی اور حمایتی ہے، ہمارا مددگار ہے، ہمارا سہارا ہے، تو ان لوگوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما جو کافر ہیں۔ تو ان پر ہمیں غلبہ عطا فرما۔ (دُعا پڑھنے کے بعد آمین کہنا چاہیے۔)

حفظ

معانی و مطالب سمجھانے کے بعد دُعا کو بار بار دہرائیے۔ طلبہ بھی آپ کے ساتھ دہرائیں۔ تاکہ انھیں یہ دُعا اچھی طرح حفظ ہوجائے۔ اسی طرح انھیں اس کا ترجمہ بھی یاد کروائیے۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی دُعا

امدادی اشیا

- تجوید کے قواعد کا چارٹ
- مخارج کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۵

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رَبِّ	اے میرے رب	اشْرَحْ	تُو کھول دے	صَدْرِیْ	میرا سینہ
یَسِّرْ	تُو آسان کر دے	عُقْدَۃً	گرہ	لِّسَانِیْ	میری زبان
قَوْلِیْ	میری بات				

طریقۂ تدریس

دُعا حفظ کروانے سے قبل طلبہ کو بتائیے کہ یہ دُعا سورہ طٰہٰ کی آیت نمبر ۲۵ تا ۲۸ میں موجود ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے مانگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو جب اللہ تعالیٰ نے نبی بنایا تو نبوّت کی عظیم ذمّے داریوں کو پورا کرنے پر انھوں نے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب فرمائی کہ اے اللہ میرا سینہ کھول دے تاکہ میں علوم نبوّت کو سمجھ سکوں اور تیرے دین کی دعوت کو لوگوں تک پہنچانے میں خاص طور پر فرعون کے سامنے کلمہ حق کہنے میں مجھے کوئی دشواری نہ ہو۔ میرا یہ کام میرے لیے آسان کر دے۔ میری زبان کو فصاحت و بلاغت عطا فرما تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس دُعا کو قبول فرمایا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اس دُعا کو کثرت سے پڑھیں تاکہ ہمارا سینہ بھی علم کے لیے کشادہ ہوجائے۔ ہمارے معاملات آسان ہوجائیں اور ہدایت کی بات اور دین کی تعلیمات لوگوں تک پہنچانا ہمارے لیے دشوار نہ ہو۔ ہم میں وہ صلاحیت پیدا ہوجائے کہ

لوگ بآسانی ہماری بات سمجھ لیں۔ کسی کام کا آسان ہونا بھی اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و حمایت حاصل ہو تو مشکل اور بھاری کام بھی سہل ہوجاتا ہے۔ ایک حدیث میں ہمیں یہ دُعا بھی سکھائی گئی ہے کہ ''اے اللہ ہم پر لطف و کرم فرما، ہر مشکل کام کو آسان بنانے کے لیے، کیونکہ ہر مشکل کام کو آسان کرنا تیرے ہی اختیار میں ہے۔''

زبان کی گرہ کھول دے کا مطلب ہے کہ ہمیں بہترین قوّتِ بیان اور گفت گو کی صلاحیت عطا فرما جس کی بدولت ہم حق بات کو لوگوں کے دلوں تک پہنچاسکیں۔ اپنا مافی الضمیر سمجھا سکیں، لوگوں کو صحیح بات پر قائل کرسکیں۔

حفظ

معانی و مطالب سمجھانے کے بعد دُعا کو بار بار دہرایئے۔ طلبہ بھی آپ کے ساتھ دہرائیں۔ تاکہ انھیں یہ دُعا اچھی طرح حفظ ہوجائے۔ اسی طرح انھیں اس کا ترجمہ بھی یاد کروایئے۔

دشمن پر غلبہ پانے کی دُعا

امدادی اشیا

- تجوید کے قواعد کا چارٹ
- مخارج کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۵

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حَسۡبُنَا	ہمارے لیے کافی ہے	اللّٰہُ	اللہ تعالیٰ	نِعۡمَ	کیا ہی اچھا ہے
الۡوَکِیۡلُ	کارساز				

طریقۂ تدریس

معانی و مطالب اور ترجمہ سمجھانے کے بعد دُعا کو بار بار دہرایئے۔ طلبہ بھی آپ کے ساتھ دہرائیں تاکہ انھیں یہ دُعا اچھی طرح حفظ ہوجائے۔ اسی طرح اس کا ترجمہ بھی یاد کروایئے۔

یہ قرآنی دُعا اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسے اور کامل یقین کی تعلیم دیتی ہے۔ ایک سچّے مومن کو ہمیشہ اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ مشکلات و پریشانیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہیں۔ ان سے گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ اس بات پر یقین رکھنا چاہیے کہ ان مشکل حالات میں ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ وہ ہی ہمیں ان نامساعد حالات سے نکالے گا اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے گا۔

وہ ہمارا مالکِ حقیقی، خالق، رازق، مشکل کُشا، وکیل اور کارساز ہے۔ وہ تمام حالات میں ہمارا محافظ ہے۔ اس کا ساتھ کافی ہے۔ ہم ہر معاملے میں اس کے محتاج ہیں، وہ ہمارا کارساز اور بگڑی بنانے والا ہے۔ یہ دُعا ناامیدی، گھبراہٹ اور بے چینی کو دور کر دینے والی ہے، لہٰذا اس دُعا کو پڑھنے کا اہتمام ہر مسلمان کو کرنا چاہیے۔ یہ دُعا سورۃ اٰل عمران کی آیت نمبر ۱۷۳ میں ہے۔ غزوۂ احد کے موقع پر جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کافروں کے لشکر کے حملہ آور ہونے کی خبر دی گئی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دُعا پڑھی کہ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ''جب تم پر کوئی بہت بڑا کام آپڑے تو تم حسبنااللہ ونعم الوکیل پڑھا کرو۔''

زندگی میں بہت سے ایسے معاملات پیش آتے ہیں کہ لوگ ڈرا دھمکا کر کسی کام سے روکنا چاہتے ہیں یا تبلیغ دین میں رکاوٹ بنتے ہیں اور اذیت پہنچانے کے درپے ہوجاتے ہیں یا جھوٹے مقدمات میں پھنسانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اپنا جرم دوسروں پر ڈالنا چاہتے ہیں یا تہمت لگاتے ہیں تو ایسے میں ضرور یہ یقین ہونا چاہیے کہ

اللہ اپنے بندے کے لیے کافی ہے۔

یہ بھروسا اور یقین تمام مشکلات سے نکلنے کا ذریعہ بن جاتا ہے لہٰذا اس دُعا کو کثرت سے مانگنا چاہیے تاکہ ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ ہمارے لیے کافی ہوجائے اور ہمارے بگڑے کام بنادے۔ (ابنِ کثیر)

حفظ

معانی و مطالب سمجھانے کے بعد دُعا کو بار بار دہرائیے۔ طلبہ بھی آپ کے ساتھ دہرائیں، تاکہ انھیں یہ دُعا اچھی طرح حفظ ہوجائے۔ اسی طرح انھیں اس کا ترجمہ بھی یاد کروائیے۔

حضرت یونس علیہ السّلام کی دُعا

امدادی اشیا

- تجوید کے قواعد کا چارٹ
- مخارج کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۵

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لَآ	نہیں	اِلٰهَ	کوئی معبود	اِلَّآ	سوائے
سُبْحٰنَكَ	تو پاک ہے	اِنِّیْ	بے شک میں	مِنَ الظّٰلِمِیْنَ	نقصان کاروں میں سے

طریقۂ تدریس

دُعا حفظ کروانے سے قبل طلبہ کو اس دُعا کا پس منظر بتایئے۔ طلبہ کو بتایئے کہ یہ حضرت یونس علیہ السّلام کی دُعا ہے جس کا ذکر سورۃ الانبیا کی آیت نمبر ۸۷ میں بیان ہوا ہے۔ حضرت یونس علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر تھے جو موصل کی ایک بستی نینوا کی طرف مبعوث کیے گئے تھے تاکہ لوگوں کو ہدایت کے راستے پر لائیں، ایمان اور عمل صالح کی دعوت دیں۔ لیکن ان کی قوم نے ان کی دعوت کو قبول نہ کیا اور سرکشی اور بغاوت کو اپنائے رکھا۔ حضرت یونس علیہ السّلام ناراض ہوکر اس بستی سے چلے آئے اور بستی والوں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی دعوت کو ٹھکرانے کی وجہ سے تم پر تین دن کے اندر عذاب نازل ہوگا۔ ان کے جانے کے بعد بستی والوں کو اپنی غلطی کا احساس ہوا، جب انھوں نے عذاب کے آثار دیکھے تو فوراً تمام لوگ اپنی عورتوں، بچوں اور مویشیوں کو لے کر جنگل کی طرف نکل گئے اور گڑگڑاتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی آہ و زاری اور استغفار کو قبول فرما لیا اور ان سے عذاب کو دور کردیا۔ ادھر یونس علیہ السّلام ایک دریا کے کنارے پہنچے۔ دریا پار کرنے کے لیے کشتی میں بیٹھے، کشتی ایک گرداب میں پھنس گئی اور اس کے ڈوبنے کا خطرہ پیدا ہوگیا۔ کشتی والوں نے کہا کہ اگر ایک شخص کو دریا میں ڈال دیا جائے تو باقی لوگ بچ جائیں گے۔ اس کے لیے انھوں نے قرعہ اندازی کی۔ قرعہ اندازی میں حضرت یونس علیہ السّلام کا نام نکلا۔ جب حضرت یونس علیہ السّلام دریا میں اترے تو ایک بڑی مچھلی نے ان کو نگل لیا۔ وہ کئی دن مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ اس آزمائش کے وقت انھوں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے بے شک میں ہی نقصان کاروں میں سے ہوں۔''

اللہ تعالیٰ نے ان کی فریاد کو سنا اور اس کو قبول فرمالیا، مچھلی نے کنارے پر آکر انھیں واپس نکال دیا۔ یوں اللہ تعالیٰ نے انھیں غم اور مصیبت سے نجات دی اسی طرح اللہ تعالیٰ تمام مومنین کی دُعاؤں کو سنتا ہے جو سچائی اور اخلاص کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، اسے پکارتے ہیں۔ جیسا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ''ذوالنون (حضرت یونس علیہ السّلام) کی وہ دُعا جو انھوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ، جو مسلمان اپنے کسی مقصد کے لیے ان کلمات کے ساتھ دُعا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے گا۔ (مسند احمد، ترمذی)

حفظ

دُعا کے کلمات بار بار دہرایئے۔ طلبہ آپ کے ساتھ دہرائیں۔ یہاں تک کہ انھیں یہ دُعا حفظ ہوجائے۔ اسی طرح ترجمہ بھی یاد کروایئے۔ پھر اگلے دن طلبہ سے باری باری سنیے۔

کلماتِ طیّبات

امدادی اشیا

-
- تختۂ تحریر،
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ٦

معانی و مطالب

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
مخلوق	خَلْقِ	تعداد	عَدَدَ	پاک	سُبْحَانَ
		سیاہی	مِدَادَ	وزن	وَزِنَةَ

طریقۂ تدریس

یہ کلمات طیّبات حفظ کرانے سے قبل طلبہ کو بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو جامع کلمات سکھائے یعنی ان کلمات طیبات کو پڑھ لینے سے ایک دفعہ میں ہی اللہ تعالیٰ کی بے حد و حساب پاکیزگی اور تعریف بیان کی جاسکتی ہے اور کثرتِ ذکر کا ثواب ملتا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اُمّ المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اکثر عبادت میں مشغول پاتے۔ ایک مرتبہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انھیں دیکھا کہ وہ صبح کے وقت عبادت کر رہی ہیں؟ دوپہر کو ادھر سے گزرے تو انھیں اسی حالت میں پایا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا ''کیا تم ہمیشہ اسی طرح عبادت کرتی رہتی ہو۔'' انھوں نے عرض کیا ''بے شک یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ '' اس پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''یہ کلمات پڑھا کرو ان کو تمھاری نفلی عبادت پر ترجیح حاصل ہے۔''

ہمیں چاہیے کہ ان کلمات کا ورد رکھیں جو اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی، تعریف اور ذکر کے لیے نہایت جامع ہیں۔

حفظ

معانی و مطالب اور ترجمہ بتانے کے بعد ان کلمات کو بار بار دہرائیے۔ طلبہ آپ کے ساتھ دہرائیں، یہاں تک کہ انھیں یہ کلمات حفظ ہوجائیں۔ اس طرح ترجمہ یاد کروائیے۔

امدادی اشیا

- اسمائے حسنیٰ مع ترجمہ چارٹ پر خوش خط تحریر ہو
- تختۂ تحریر،
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ٦

طریقۂ تدریس

حفظ سے پہلے طلبہ کو بتائیے کہ تمام بہترین نام اللہ تعالیٰ کے ہیں جو اس کی صفات عالیہ کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان ناموں کو یاد کریں، اپنی دُعاؤں میں دہرائیں، ان پر غور و فکر کریں اور ان کا بکثرت ذکر کرتے رہیں۔ حدیث کے مطابق ان ناموں کا ذکر جنّت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

گزشتہ جماعتوں میں یاد کروائے گئے اسمائے حسنیٰ کا اعادہ کروائیے اور مذکورہ ناموں کی وضاحت کیجیے۔ طلبہ کو بتائیے کہ اللہ تعالیٰ ''اَلشَّهِيۡدُ'' ہے یعنی ہماری تمام کاموں کا گواہ ہے سب کام اس کی نظر میں ہیں اور وہ سب جانتا ہے۔

وہ ''اَلۡحَقُّ'' ہے اس کا وجود، اس کی تعلیمات، اس کا دین ہی دراصل حق ہے۔ وہ معبود حقیقی ہے جس سے تمام معبودان باطل کی نفی ہوجاتی ہے۔ وہ ''اَلۡوَكِيۡلُ'' ہے۔ ہمارے بگڑے کاموں کوسنوارنے والا اور مصائب و مشکلات میں ہمارا کارساز حقیقی ہے۔ وہ ''اَلۡقَوِيُّ'' ہے، بہت طاقتور اور صاحبِ قدرت ہے۔ اس کائنات کی اصل طاقت و توانائی اور قدرت اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس کی طاقت اور قدرت ہر جگہ اور ہر چیز پر حاوی ہے۔ وہ ''اَلۡمَتِيۡنُ'' ہے۔ بہت مضبوط ہے۔ اس کا ہر کام نظم و ضبط والا ہے۔

وہ ''اَلۡوَلِيُّ'' ہے سب کا سرپرست و مددگار ہے۔ وہ ہی حقیقی دوست، حمایتی اور مولائے کُل ہے۔ وہ ''اَلۡمُحۡصِيۡ'' ہے، سب مخلوق کے بارے میں پوری معلومات رکھنے والا ہے۔ اس کے احاطۂ علم سے کوئی چیز باہر نہیں۔

وہ اَلۡحَمِيۡدُ ہے مستحق حمد و ستائش ہے۔ تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں۔ تمام شکر اسی کے لیے ہے۔ تمام حمد و ثناء اسی کو زیبا ہے اس لیے کہ وہ ہمارا رب، خالق، مالک، رازق اور منعمِ حقیقی ہے۔

وہ ''اَلۡمُبۡدِئُ'' ہے پہلا وجود بخشنے والا ہے۔ اسی نے زندگی کو پیدا کیا، اسی نے موت کو بنایا۔ اسی نے اس تمام کائنات کو تخلیق کیا۔ وہ ''اَلۡمُعِيۡدُ'' ہے۔ قیامت کے بعد وہ ہی ذات ہے جو مُردوں کو دوبارہ زندگی بخشے گی۔

وہ ''اَلۡمُحۡيِيۡ'' ہے وہ زندگی بخشنے والا ہے۔ اس کائنات میں ہر زندہ چیز کو وجود بخشنے والا ہے۔ بے جان سے جاندار کو پیدا کرنے والا ہے۔مثلاً: زمین مُردہ اور بنجر ہوتی ہے۔ لیکن بارش کا قطرہ پڑتے ہی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان میں جان آجاتی ہے اور وہ سرسبز ہوکر لہلہانے لگتی ہے۔ وہ ہر جاندار کو عدم سے وجود میں لایا ہے۔

وہ ''اَلۡمُمِيۡتُ'' ہے یعنی موت دینے والا ہے۔ زندگی بخشنے والا اور پھر موت سے ہمکنار کرنے والا بھی وہی ہے۔ اس کے سوا نہ کوئی زندگی دے سکتا ہے اور نہ موت۔ زندگی اور موت کے معاملات بھی اس کے ہاتھ میں ہیں۔

تختۂ نرم کی تجاویز

الفاظ معانی کے فلیش کارڈ	دُعا کی اہمیت و فضیلت	نصاب میں موجود قرآنی دُعائیں اور مسنون دُعائیں مع ترجمہ
طلبہ کی تحاریر	اسمائے حسنیٰ مع ترجمہ	

احادیثِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حدیث نمبر ۱

امدادی اشیا

- حدیث مع ترجمہ چارٹ پیپر پر خوش خط لکھی ہوئی
- حدیث سے متعلق مزید قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ چارٹ پر تحریر ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۷

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلْحَیَآءُ	حیا، شرم	شُعْبَةٌ	حصّہ	مِّنَ	کا
اَلْاِیْمَانِ	ایمان				

طریقۂ تدریس

حدیث بلند آواز میں پڑھیے۔ تختۂ تحریر پر لکھیے، معانی و مطالب و ترجمہ سمجھانے کے بعد تشریح کیجیے۔ طلبہ کو بتایئے کہ حیا ایک فطری خوبی اور وصف ہے، جو انسان کو برائی اور بے حیائی کے کاموں سے روکتا ہے، اس کے اندر اس خوبی کی وجہ سے اچّھے اخلاق پرورش پاتے ہیں اور وہ برائیوں پر دلیر نہیں ہوتا۔ حیا نہ ہو تو انسان جو چاہے برائی کرسکتا ہے۔ حیا کی وجہ سے وہ عفّت و پاکبازی کی زندگی گزارتا ہے۔ حیا سے مراد ہے ستر کا خیال کرنا، نظروں کو جھکانا، بے حیائی کے کاموں اور منکرات سے بچنا، فحش گفت گو سے پرہیز کرنا، فحش مناظر کو نہ دیکھنا، بے پردگی اور برہنگی سے بچنا، عورتوں کا غیر مردوں اور نامحرموں کو بناؤ سنگھار نہ دکھانا وغیرہ۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ایمان کی ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الایمان)

مزید فرمایا ''حیا صرف بھلائی ہی لاتی ہے۔'' (بخاری کتاب الادب)

مزید فرمایا کہ ''ہر دین کا خلق ہوتا ہے اور اسلام کا خلق حیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جا بجا بے حیائی اور منکرات سے بچنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ وہ فرماتا ہے کہ

بے شک اللہ حکم فرماتا ہے عدل کا اور احسان کا اور رشتہ داروں کو (حقوق) دینے کا اور وہ منع فرماتا ہے بےحیائی سے اور بُرائی اور ظلم (وسرکشی) سے، وہ تمھیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ (سورۃ النحل: ۹۰)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے شیطان کی پیروی کرنے سے روکا کیونکہ وہ بے حیائی اور برے کاموں کا حکم دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اے ایمان والو! شیطان کے نقشِ قدم کی پیروی نہ کرو اور جو شخص شیطان کے نقش قدم کی پیروی کرتا ہے تو بے شک وہ (اسے) بے حیائی اور بُرائی کا حکم دیتا ہے۔ (سورۃ النور: ۲۱)

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بے حیائی کے کاموں سے منع کیا اور بے حیائی کے کاموں کی تشہیر اور ان کی اشاعت سے بھی روکا ہے۔ چنانچہ جو لوگ بے حیائی کرتے ہیں اور اس کو پھیلاتے ہیں ان کے لیے دنیا و آخرت میں درد ناک عذاب کی وعید ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

بے شک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ اہلِ ایمان میں بے حیائی پھیلے اُن کے لیے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ (سورۃ النور: ۱۹)

بے حیائی کی روک تھام کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان تمام راستوں کو مسدود کردیا ہے جو بے حیائی کا سبب بن سکتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ حیا کو اپنائیں، خود بھی بے حیائی اور منکرات سے بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں، تاکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی، دنیا و آخرت کے عذاب اور معاشرتی بگاڑ سے بچ سکیں۔

حدیث نمبر ۲

امدادی اشیا

- حدیث مع ترجمہ چارٹ پر خوش خط تحریر ہو

- حدیث سے متعلق مزید قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ چارٹ پیپر پر تحریر ہوں
- حدیث سے متعلق کہانی/واقعہ آڈیو
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۷

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلْكَلِمَةُ	کلمہ۔ بات	الطَّيِّبَةُ	پاکیزہ	صَدَقَةٌ	صدقہ

طریقۂ تدریس

حدیث بلند آواز میں پڑھیے۔ تختۂ تحریر پر لکھیے۔ معانی و مطالب اور ترجمہ سمجھائیے پھر تشریح کیجیے کہ صدقہ سے مراد نیکی اور بھلائی کا کام ہے جو صدق دل سے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیا جائے۔ یہ نیکی اور بھلائی مال کے ذریعے بھی ہوسکتی ہے۔ جان کے ذریعے بھی اور بھلی بات کے ذریعے بھی۔ آپ نے خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فرمایا ہے کہ کسی نیکی کو بھی حقیر نہ جانو اور اگر کچھ نہ ہو تو اپنے بھائی سے ہنستے ہوئے چہرے سے ملاقات کرو۔ (مسند احمد) اس حدیث میں بھی یہ ہی درس دیا گیا ہے کہ اچھی اور بھلی بات کرنا بھی صدقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ :

اور لوگوں سے اچھی بات کہنا۔ (سورۃ البقرۃ: ۸۳)

یعنی لوگوں سے نرم کلامی اور کشادہ دلی سے پیش آنا چاہیے۔ تمام انسانوں کے ساتھ گفت گو میں خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ اسلام کا منشا یہ ہے کہ لوگوں کے آپس میں تعلقات خوشگوار ہوں۔ ان کے درمیان باہمی نفرت و عداوت نہ ہو۔ اس سلسلے میں نرم گفت گو، اچھی اور بھلی بات بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السّلام کو فرعون جیسے ظالم و جابر کے ساتھ بھی نرمی سے بات کرنے کی تلقین فرمائی۔ سخت کلامی سے معاملات بگڑ جاتے ہیں جبکہ بھلی بات اور کشادہ روئی سے معاملات سنور جاتے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”جو اللہ اور روز جزا پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔“ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

اچھی بات سے مراد ایسی بات ہے جس میں کسی کی دل آزاری، غیبت، چغلی، لعن طعن اور فحش گوئی نہ ہو بلکہ لوگوں کے نفع کی بات یا کوئی نصیحت ہو۔ اسی طرح شکریہ ادا کرنا، دل جوئی کرنا، کسی کو تسلی دینا، اچھی سفارش کرنا، سلام کرنا، دُعا دینا، حال احوال پوچھنا وغیرہ بھی اچھی باتوں میں شامل ہے۔

ایک بدوی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا کہ ”یارسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جنّت کس کو ملے گی؟“ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا، ”جس نے خوش کلامی کی، بھوکوں کو کھانا کھلایا، زیادہ تر روزے سے رہا اور اس وقت نماز پڑھی جب دنیا سو رہی ہو۔“ (ترمذی)

مجوزہ سرگرمیاں

خاکے اور مکالمے کے ذریعے طلبہ کو اس حدیث کا عملی مفہوم سمجھائیے۔

حدیث نمبر ۳

امدادی اشیا

- حدیث مع ترجمہ، الفاظ معانی کے ساتھ چارٹ پیپر پر تحریر ہوں۔
- حدیث سے متعلق مزید قرآنی آیات احادیث مع ترجمہ چارٹ پیپر پر تحریر ہوں۔
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز۔
- تختۂ تحریر، کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۷

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لِلْمُؤْمِنِ	مومن کے لیے	بُنْیَانِ	عمارت	یَشُدُّ	مضبوط کرتا ہے
بَعْضًا	اس کا ایک حصّہ				

طریقۂ تدریس

حدیث بلند آواز میں پڑھیے، الفاظ معانی اور ترجمہ سمجھائیے، تشریح کیجیے مثلاً: ہمارا دین خیر خواہی، باہمی اتفاق، اتّحاد اور بھائی چارے کی تعلیم دیتا ہے، اسلام ہی وہ دین ہے جس نے ایک کلمے کی بنیاد پر ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کا بھائی قرار دیا اور متّحد کیا ہے۔ اتّحاد اور بھائی چارے کا یہ وسیع تصوّر صرف دینِ اسلام ہی میں پایا جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص فضل ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے تقویت کا باعث ہے۔ اس کے دل میں اپنے بھائی کے لیے الفت و محبّت، خیر خواہی اور مہربانی کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ''مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے ظالم کے حوالے کرتا ہے۔'' (بخاری)

مزید فرمایا: ''مسلمان آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنے، دوستی کرنے اور مہربانی برتنے میں ایک جسم کی طرح ہیں، جسم کے ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو تمام اعضاء بے چین ہوجاتے ہیں، نیند نہیں آتی اور بخار ہوجاتا ہے۔'' (بخاری کتاب الادب)

مزید فرمایا: ''اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔ اگر مظلوم ہو تو اسے ظلم سے روکو یہ ہی اس کی مدد ہے۔ اگر مظلوم ہے تو ظالم کے خلاف اس کی مدد کرو۔'' (مسلم کتاب البر)

اس اتفاق، اتّحاد اور بھائی چارے کی مضبوطی کے لیے ضروری ہے کہ ان تمام اعمال سے باز رہا جائے جو آپس کے اتّحاد کو پارہ پارہ کردینے والے ہوں، مثلاً: نسلی اور علاقائی عصبیتیں، انتقام، ذات پات، لسانی تعصّبات، اقربا پروری اور فرقہ پرستی وغیرہ۔

یہی وجہ ہے کہ اگر مسلمانوں میں آپس میں جھگڑا ہوجائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان صلح کروانے کا حکم دیا ہے تاکہ اتّحاد اور بھائی چارے کی فضا کو نقصان نہ پہنچے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

بے شک سب اہل ایمان (تو آپس میں) بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرا دیا کرو۔ (سورۃ الحجرات: ۱۰)

بس ہمیں چاہیے کہ ہم ایک دوسرے کی تقویت کا باعث بنیں۔ اتفاق و اتّحاد کے ذریعے بھائی چارے کی اس عمارت کو مزید مضبوط بنائیں۔ اس لیے کہ اتفاق و اتّحاد کا رشتہ ہی ہماری پہچان ہے۔

بقول علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ :

اپنی ملّت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمیؐ

مجوزہ سرگرمیاں

- اخوّت اسلامی اور اتفاق و اتّحاد پر مذاکرہ کروایئے۔
- مندرجہ بالا موضوعات پر بیت بازی کا مقابلہ کروایئے۔

حدیث نمبر ۴

امدادی اشیا

- حدیث مع ترجمہ چارٹ پر خوش خط تحریر ہو
- حدیث سے متعلق مزید قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ چارٹ پیپر پر درج ہو
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۸

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اِتَّقُو	تم بچو	النَّارَ	آگ	شِقِّ	ٹکڑا
تَمْرَةٍ	کھجور				

طریقۂ تدریس

حدیث بلند آواز میں پڑھیے۔ تختۂ تحریر پر لکھیے۔ معانی و مطالب و ترجمہ سمجھائیے۔ پھر اس کی تشریح کیجیے۔مثلاً: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کے مطابق صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بلا اور مصیبت کو ٹالتا ہے۔ صدقے کی معمولی مقدار بھی اگر اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے دی جارہی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا قدردان ہے۔ جیسا کہ مذکورہ حدیث میں بتایا گیا ہے کہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کردینے سے جہنم کی آگ سے چھٹکارا پایا جاسکتا ہے۔ اس لیے کہ اگر معمولی سی معمولی نیکی بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوجائے تو وہ معمولی نہیں رہتی۔ اسی لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کسی بھی نیکی کو حقیر جاننے سے منع فرمایا ہے۔

اس حدیث میں کھجور کا ٹکڑا صدقہ کرنے کا حکم ہے جس سے کھجور کی افادیت کا بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کھجور ایسا پھل ہے جو جسم کو فوری توانائی فراہم کرتا ہے۔ اس میں انسانی جسم کی ضرورت کے لحاظ سے تمام ضروری اجزا پائے جاتے ہیں۔ اگر کسی بھوکے شخص کو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی مل جائے تو اس کو بھوک سے بچایا جاسکتا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ”جس گھر میں کھجور ہے اس کے گھر والے بھوکے نہیں ہیں۔“ اس لیے کہ کھجور میں غذائیت کا خزانہ ہے کھجور میں کاربوہائیڈریٹ، اینٹی آکسیڈینٹ، حیاتین، نمکیات، لوہا، پوٹاشیم، میگنیزیم، سلینیئم اور تانبا ہوتا ہے اس میں حراروں کی مقدار بھی بہت کافی ہوتی ہے۔ پس ہمیں چاہیے کہ ہم چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرنے کی عادت کو اپنائیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہوں اور ہم جہنم سے خلاصی پائیں۔

مجوزہ سرگرمیاں

- انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت پر مذاکرے کا اہتمام کیجیے۔
- طلبہ سے کھجور کی افادیت پر تحقیقی مضامین لکھوائیے۔
- حدیث سے متعلق خاکہ ترتیب دیجیے، طلبہ جماعت میں پیش کریں تاکہ ان کی عملی تربیت ہو۔

حدیث نمبر ۵

امدادی اشیا

- حدیث مع ترجمہ چارٹ پر تحریر ہو
- حدیث سے متعلق مزید احادیث و واقعات چارٹ پیپر پر تحریر ہوں
- الفاظ و معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۸

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عَآئِدُ	عیادت کرنے والا	مَخْرَفَةِ	روش	حَتّٰی	یہاں تک کہ
یَرْجِعَ	وہ واپس آتا ہے				

طریقۂ تدریس

حدیث بلند آواز میں پڑھیے۔ الفاظ معانی کے فلیش کارڈز دکھائیے۔ ترجمہ سمجھائیے۔ پھر اس کی تشریح کیجیے۔ طلبہ کو بتائیے کہ دین اسلام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ خیر خواہی کا دین ہے، وہ خود غرضی اور نفسا نفسی کو پسند نہیں کرتا، وہ لوگوں کو ایک دوسرے کا خیال کرنے، مصیبت میں کام آنے، عیادت کرنے، ایک دوسرے کی خیریت دریافت کرنے کی ترغیب دلاتا ہے اور ان نیکیوں پر اجرِعظیم کی نوید سناتا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر جو حقوق بیان فرمائے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر ایک مسلمان بیمار ہوجائے تو دوسرے مسلمان کا یہ فرض ہے کہ اس کی عیادت کرے۔ عیادت کرنے سے مریض کو تسلّی ملتی ہے۔ وہ نا اُمّیدی اور مایوسی سے بچ جاتا ہے۔ ملنے ملانے سے اس کا دل بہل جاتا ہے اور اس کو افاقہ محسوس ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ وہ بے یار و مددگار نہیں بلکہ اس کی خبر گیری کرنے والے موجود ہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ مریض کی عیادت اور تیمارداری کا بہت ثواب ہے۔ چنانچہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ''جب کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے اور اس سے ملاقات کے لیے جاتا ہے تو ایک پکارنے والے (فرشتہ) آسمان سے پکارتا ہے کہ تم اچھے رہے، تمھارا چلنا اچھا رہا، تم نے اپنے لیے جنّت میں ٹھکانہ بنالیا۔'' (ترمذی ابواب البرو الصلۃ)

ہمیں مریض کے پاس بیٹھ کر اس کی خیریت معلوم کرنی چاہیے اور اسے بتانا چاہیے کہ یہ بیماری اس کے لیے اجر و ثواب کا باعث ہے، اس کی صحت یابی کے لیے دُعا کرنی چاہیے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب کسی مریض کی عیادت کے لیے جاتے تو فرماتے ''گھبرانے کی بات نہیں، اللہ نے چاہا تو یہ مرض جاتا رہے گا اور یہ بیماری گناہوں سے پاک ہونے کا ذریعہ بنے گی۔ (بخاری)

مریض کو بتانا چاہیے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''مومن کو جو تکلیف پہنچتی ہے وہ اس کے گناہوں کا کفّارہ بن جاتی ہے۔ اگر وہ بیمار ہوجائے اور صبر کے ساتھ بیماری کی تکلیف برداشت کرے تو آخرت کے شدید عذاب سے بچانے کا باعث بن جاتی ہے اور وہ گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے۔'' (صحیح مسلم)

پس ہمیں چاہیے کہ ہم بیمار کی عیادت ضرور کریں تاکہ دوسرے مسلمان کا حق ادا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو اور ہم بے حد وحساب اجر و ثواب حاصل کرسکیں۔

مجوزہ سرگرمیاں

حدیث کا مفہوم سمجھانے کے لیے طلبہ سے خاکے پیش کروائیے تاکہ ان کی عملی تربیت ہو۔

حدیث نمبر ٦

امدادی اشیا

- حدیث مع ترجمہ چارٹ پر تحریر ہو۔
- حدیث سے متعلق مزید احادیث و واقعات چارٹ پر تحریر ہوں۔
- تختۂ تحریر
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- کتاب سلام اسلامیات ٨، صفحہ ٨

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلَاَ	آگاہ رہو	كُلُّكُمْ	تم میں سے ہر ایک	رَاعٍ	نگہبان
مَسْئُوْلٌ	جس سے پوچھا جائے	عَنْ	کے بارے میں	رَعِيَّتِهٖ	اس کی رعایا

طریقۂ تدریس

حدیث بلند آواز میں پڑھیے۔ الفاظ معانی کے فلیش کارڈز دکھایئے۔ ترجمہ سمجھایئے۔ پھر اس کی تشریح کیجیے۔ طلبہ کو بتایئے کہ اس حدیث میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں پر عائد ذمّے داریوں کا تعین فرمایا ہے۔ حقوق و فرائض کی یاد دہانی کرائی ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض یاد دلایا ہے چنانچہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ”تم میں سے ہر ایک دوسرے کا ذمّے دار اور نگران ہے اور اس سے اس کی ذمّے داری اور نگرانی سے متعلق باز پرس ہوگی، امیر اپنی رعایا کا نگہبان، مرد اپنے اہل و عیال کا محافظ اور بیوی اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے۔“ (صحیح بخاری کتاب النکاح)
اسلام میں رہبانیت نہیں ہے بلکہ وہ آپس میں مل جل کر رہنے اور ایک دوسرے کے حقوق و فرائض ادا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ مسلمان کو اس بات کا پابند بناتا ہے کہ وہ خود بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق زندگی بسر کرے، تقویٰ اختیار کرے، برائیوں سے بچے اور اپنے ماتحت افراد کو بھی سیدھے راستے پر رکھنے کی فکر کرے۔ جس طرح وہ متقی و پرہیز گار بن کر دوزخ کی آگ سے بچنا چاہتا ہے اسی طرح وہ اپنے زیر نگرانی لوگوں کو بھی اس آگ سے بچانے کے لیے نیکی کی طرف گامزن کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اے ایمان والو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ (سورۃ التحریم: ٦)

بس حاکم کو چاہیے کہ اپنی رعایا کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ معاشرتی بگاڑ، بے راہ روی، ظلم وستم، عریانی و فحاشی، بدامنی، سودی نظام، اقربا پروری، رشوت ستانی، ذخیرہ اندوزی اور ملاوٹ کو ختم کرنے کے اقدامات کرے ورنہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی ذمّے داریوں سے متعلق ضرور پوچھا جائے گا۔

اسی طرح گھر کا سربراہ گھر والوں کے حقوق پورے کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیم و تربیت کا بھی ذمّے دار ہے، انھیں دین کے راستے پر چلانے کا پابند ہے۔ بیوی اپنے شوہر کے گھر کی محافظ ہے اور والدین اپنی اولاد کی صحیح پرورش، تعلیم اور تربیت کے ساتھ ساتھ انھیں دین سکھانے، مقصد زندگی سمجھانے اور ان کی دنیا و آخرت سنوارنے کے پابند ہیں اور اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہیں۔

اسی طرح باقی افراد بھی اپنے اپنے دائرے میں اپنے ماتحت افراد کے حقوق ادا کرنے کے ذمّے دار ہیں۔ ان سے ان کی ذمّےداریوں اور فرائض کے بارے میں پوچھ گچھ ہو گی۔

مجوزہ سرگرمیاں

- خاکوں کی مدد سے حدیث کے مفہوم کی وضاحت کیجیے تاکہ طلبہ کی عملی تربیت ہو۔

حدیث نمبر ۷

امدادی اشیا

- حدیث مع ترجمہ چارٹ پر خوش خط تحریر ہو
- حدیث سے متعلق مزید قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ چارٹ پیپر پر تحریر ہوں
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر،
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۸

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کَفٰی	کافی ہے	کَذِبًا	جھوٹ	اَنْ	کہ
یُّحَدِّثَ	وہ بیان کرے	مَا	جو	سَمِعَ	اس نے سنا

طریقۂ تدریس

حدیث بلند آواز میں پڑھیے، الفاظ معانی اور ترجمہ سمجھائیے۔ پھر اس کی تشریح کیجیے۔مثلاً: طلبہ کو بتائیے کہ مومن باشعور اور ذمّے دار ہوتا ہے، اس کی بہت سی ذمّے داریوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر اسے کوئی خبر پہنچے تو اس کی تحقیق کرلے، اگر سچّی ہے تو آگے پہنچائے اور اگر اس کے برعکس ہے تو لوگوں کو بتانے سے گریز کرے۔ اس لیے کہ سنی سنائی بات اور غیر مصدّقہ اطلاع افواہ بن جاتی ہے اور افواہیں انتشار کا سبب بنتی ہیں اور جس نے پھیلائی وہ جھوٹا قرار پاتا ہے۔ لوگوں کا اس پر سے اعتماد اٹھ جاتا ہے پھر اگر وہ سچّی خبر بھی دے تو لوگ اسے جھوٹا ہی سمجھتے ہیں۔ سورۃ حجرات میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ

اے ایمان والو! اگر تمھارے پاس کوئی فاسق (شخص) کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو) کہ کہیں تم لاعلمی میں کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو پھر تم اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔ (سورۃ الحجرات: ۶)

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو اس بات کا پابند بنایا ہے کہ کسی خبر کو تحقیق کے بغیر آگے نہ بڑھائیں، ورنہ فساد ہوسکتا ہے۔ لہٰذا نقصان اور ندامت سے بچنے کے لیے خبر کی تحقیق کرنا ضروری ہے۔

مجوزہ سرگرمیاں

خاکے کی مدد سے حدیث کی وضاحت کیجیے تاکہ طلبہ کی عملی تربیت ہوسکے۔

حدیث نمبر ۸

امدادی اشیا

- حدیث مع ترجمہ چارٹ پر خوش خط تحریر ہو
- حدیث سے متعلق مزید قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ چارٹ پیپر پر تحریر ہوں
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۸

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مَنۡ	جس	سَلِمَ	محفوظ رکھا	مِنۡ	سے
لِّسَانِہٖ	اپنی زبان	وَ	اور	یَدِہٖ	اپنا ہاتھ

طریقۂ تدریس

حدیث بلند آواز میں پڑھیے۔ معانی و مطالب اور ترجمہ سمجھائیے۔ پھر اس کی تشریح کیجیے۔ طلبہ کو بتائیے کہ دین اسلام امن و سلامتی کا دین ہے اور اس کے پیروکار مسلمان اور مومن ہیں اور مسلمان اور مومن وہ ہوتا ہے جس سے دوسرے امن میں رہیں۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ لوگوں نے دریافت کیا کہ سب سے اچھا مسلمان کون ہے؟ تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ”جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان بچے رہیں۔“ (صحیح بخاری کتاب الایمان)

زبان سے بچے رہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی زبان سے کوئی ایسی بات نہ نکالے جس سے کسی کی دل آزاری ہوتی ہو، کسی کی ناراضگی کا باعث ہو، کسی پر تہمت لگتی ہو، کسی کی غیبت ہوتی ہو، کسی کی عیب گوئی ہوتی ہو، کسی کی تحقیر ہوتی ہو، کسی کا راز افشا ہوتا

ہو، کسی کے حق میں جھوٹی گواہی ہو، کسی کے تمسخر کا باعث ہو وغیرہ۔ اور ہاتھ سے محفوظ رہیں کا مطلب ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے کسی کو نقصان نہ پہنچائے۔ کسی کا مال نہ چرائے۔ کسی کو دھوکہ نہ دے، غبن نہ کرے، کسی کو ضرر نہ پہنچائے، مار پیٹ جھگڑا نہ کرے، ناحق قتل نہ کرے، خیانت نہ کرے، کسی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، کسی کی عزت و آبرو کے پیچھے نہ پڑے وغیرہ۔

ایک کامل اور اچھّا مسلمان ہونے کے لیے ضروری ہے کہ دوسرے اس سے سلامتی میں ہوں۔ وہ ان کا خیر خواہ، معاون و مددگار ہو۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس کے نقصان کو دور کرتا ہے اور اس کی غیر موجودگی میں اس کی حفاظت کرتا ہے۔'' (سنن ابی داؤد کتاب الادب)

- خاکوں کی مدد سے طلبہ کی عملی تربیت کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

الفاظ معانی کے فلیش کارڈز	احادیث مع ترجمہ	طلبہ کی تحاریر	مذکورہ احادیث سے متعلق واقعات

دُعائیں (زبانی)

عافیت کی دُعا

امدادی اشیا

- دُعا مع ترجمہ چارٹ پیپر پر خوش خط تحریر ہو
- دُعا سے متعلق مزید قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ چارٹ پیپر پر درج ہوں
- دُعا کے الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۹

معانی و مطالب

دُعا کے الفاظ معانی کے فلیش کارڈ دکھایئے یا تختۂ تحریر پر وضاحت کیجیے۔مثلاً:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اِنِّیْ	بے شک میں	اَسْأَلُكَ	میں سوال کرتا/کرتی ہوں	اَلْعَفْوَ	معافی
اَلْعَافِيَةَ	عافیت				

طریقۂ تدریس

طلبہ کو دُعا کی اہمیت اور فضیلت سے آگاہ کیجیے۔ دُعا مانگنے کا طریقہ بتایئے۔ مذکورہ دُعا میں اللہ تعالیٰ سے معافی اور دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کیا گیا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ہر وقت اس کا فضل اور عافیت مانگتے رہو۔ ہم میں سے ہر شخص یہ کوشش کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی نہ کرے، اس کے باوجود دانستہ یا نادانستہ ہم سے دن رات گناہ سرزد ہوتے ہیں، ایسے میں ضروری ہے کہ ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ہم اپنے گناہوں کی معافی کے خواستگار رہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچے رہیں۔ اللہ تعالیٰ عفو یعنی بخشنے والا اور معاف کرنے والا ہے۔ وہ قدرت رکھنے اور قہار و جبار ہونے کے باوجود اپنے بندوں کو معاف کرتا رہتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور بُرائیوں سے درگزر فرماتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔
(سورۃالشوریٰ:۲۵)

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ”لوگو! اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو اور اس کی طرف پلٹ آؤ، مجھے دیکھو میں دن میں سو سو بار اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دُعا کرتا ہوں۔ (مسلم)

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی اُمّت کو اللہ تعالیٰ سے ہروقت اس کی عافیت اور فضل مانگنے کی تلقین فرمائی۔ اس لیے کہ ہمیں دنیا اور آخرت میں محض اللہ تعالیٰ کا عفو و کرم اور فضل و رحمت ہی بچاسکتی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ دو جگ کے سردار، سید الانبیا، رحمۃ اللعالمین اپنے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ مجھے نہیں معلوم کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔ (صحیح بخاری، باب الجنائز)

کبھی زور سے ہوا چلتی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع فرماتے کہ کہیں یہ عذاب نہ ہو۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک مرتبہ خطبے کے دوران فرمایا:

”اے قریش کے لوگو! اپنی جانوں کی خبر لو میں، تمھیں اللہ کی پکڑ سے نہیں بچاسکتا۔ اے بنی عبدمناف ! میں تمھیں بھی اللہ سے نہیں بچاسکتا۔ اے عبّاس بن عبدالمطلب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! اللہ کے یہاں میں تمھارے بھی کام نہ آسکوں گا۔ اے صفیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنھا، رسول صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پھوپھی) میں اللہ کے یہاں تمھیں بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکوں گا۔ اے فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنھا)! میں تمھیں بھی اللہ سے نہیں بچا سکتا۔“ (بخاری و مسلم)

کبھی فرماتے ”لوگو! جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔“ (بخاری و مسلم)

معلوم ہوا کہ کسی کو نہیں معلوم کہ اس کے ساتھ دنیا و آخرت میں کیا معاملات پیش آسکتے ہیں، اُسے ہر وقت اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتے رہنا چاہیے۔

حفظ

حفظ کے لیے دُعا بلند آواز سے تجوید کے قواعد کے تحت پڑھیے۔ طلبہ آپ کی پیروی میں پڑھیں۔ طلبہ سے بار بار دُعا پڑھوائیے یہاں تک کہ انھیں زبانی یاد ہوجائے۔ پھر دُعا کا بامحاورہ ترجمہ سمجھائیے۔ طلبہ کو یہ دُعا مع ترجمہ خوش خط لکھنے کے لیے دیجیے۔

حُسنِ خاتمہ کی دُعا

امدادی اشیا

- دُعا مع ترجمہ چارٹ پیپر پر خوش خط تحریر ہو
- دُعا سے متعلق مزید آیات و احادیث مع ترجمہ تحریر ہوں
- دُعا کے الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۹

معانی و مطالب

طلبہ کو اس دُعا کے الفاظ و معانی کے فلیش کارڈز دکھائے جائیں یا تختۂ تحریر پر وضاحت کریں۔ مثلاً:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَحۡسِنۡ	بخیر کر	عَاقِبَتَنَا	ہمارا انجام	فِي	میں
الۡاُمُوۡرِ	معاملات	كُلِّهَا	سب کے سب	اَجِرۡنَا	تو ہمیں بچا
مِنۡ	سے	خِزۡيِ	رسوائی		

طریقۂ تدریس

مذکورہ دُعا میں اپنے تمام معاملات کے لیے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی گئی ہے کہ اے اللہ ہم اپنے تمام معاملات میں اپنی صلاحیتوں اور کوششوں کے ساتھ ساتھ اس بات کی دُعا کرتے ہیں کہ ان کا انجام بخیر ہو، ان میں تیری منشا اور رضا شامل ہوجائے۔ تیری مرضی کے بغیر نفع نقصان میں اور نقصان نفع میں نہیں بدل سکتا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کے مطابق اگر تمام دنیا مل کر ہمیں کوئی نقصان پہنچانا چاہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو تو وہ ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتی اور اگر ساری دنیا کے لوگ مل کر ہمیں کوئی نفع پہنچانا چاہیں تو نہیں پہنچا سکتے جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے۔ لہٰذا ہم تمام معاملات کے انجام کی بہتری کا سوال کرتے ہیں اور دنیا و آخرت کی ذلّت و رسوائی سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں اور آخرت کے عذاب سے بچنے کے لیے تیرا رحم اور تیرا فضل مانگتے ہیں۔

حفظ

حفظ کے لیے دُعا کو بلند آواز میں تجوید کے قواعد کے ساتھ پڑھیے۔ طلبہ آپ کی پیروی میں پڑھیں، طلبہ سے بار بار پڑھوایئے یہاں تک کہ انھیں یہ دُعا زبانی یاد ہوجائے۔

دُعا مع ترجمہ خوش خط لکھنے کے لیے اور مزید یاد کرنے کے لیے دیجیے۔

لباس پہننے کی دُعا

امدادی اشیا

- دُعا مع ترجمہ چارٹ پیپر پر خوش خط تحریر ہو
- دُعا سے متعلق مزید آیات و احادیث مع ترجمہ تحریر ہوں
- دُعا کے الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۹

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلْحَمْدُ	تمام تعریف	لِلّٰهِ	اللہ کے لیے	الَّذِیْ	جس نے
کَسَانِیْ	مجھے پہنایا	هٰذَا	یہ	الثَّوْبَ	کپڑا
رَزَقَنِیْهِ	یہ عنایت فرمایا				

طریقۂ تدریس

اللہ تعالیٰ ہمارا منعمِ حقیقی اور رب العالمین ہے۔ اس نے ہمیں زندہ رہنے کے لیے بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان تمام نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے، تاکہ ان نعمتوں میں مزید اضافہ ہو، اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوجائے اور ہمارا شمار بھی اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندوں میں ہوجائے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ”جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو کوئی نعمت عطا فرمائے اور وہ اس پر الحمدللہ کہے تو گویا جو کچھ اس نے لیا ہے اس سے افضل چیز دے دی گئی۔ (ابنِ ماجہ) ایک اور خطبہ میں فرمایا کہ ”اگر ساری دنیا کی نعمتیں کسی ایک شخص کو حاصل ہوجائیں اور وہ اس پر الحمدللہ کہے تو یہ الحمدللہ ساری دنیا کی ان نعمتوں سے افضل ہے۔“ اس کا مطلب یہ ہوا کہ الحمدللہ کہنا بھی نعمت ہے جو دنیا کی ساری نعمتوں سے افضل ہے۔

مذکورہ دُعا میں لباس کی نعمت ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا ہے۔ چنانچہ جب نیا لباس پہنیں تو یہ دُعا ضرور پڑھیں۔

دنیا میں جو نعمتیں بھی ہمیں ملتی ہیں اس کے اسباب اللہ تعالیٰ ہی مہیا کرتا ہے۔ ہم محض اپنی کوشش سے کچھ حاصل نہیں کرسکتے جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو۔طلبہ کو الفاظ معانی کے فلیش کارڈز دکھائے جائیں یا تختۂ تحریر پر ان کی وضاحت کی جائے۔

حفظ

حفظ کے لیے دُعا کو بلند آواز میں تجوید کے قواعد کے تحت پڑھیے۔طلبہ آپ کی پیروی میں پڑھیں۔طلبہ سے بار بار پڑھوائیے یہاں تک کہ انھیں حفظ ہوجائے۔ طلبہ کو یہ دُعا مع ترجمہ خوش خط لکھنے اور مزید یاد کرنے کے لیے دیجیے۔

میزبان کے لیے دُعا

امدادی اشیا

- دُعا مع ترجمہ چارٹ پیپر پر خوش خط تحریر ہو
- دُعا سے متعلق مزید آیات و احادیث مع ترجمہ تحریر ہوں
- دُعا کے الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر

- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۹

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَللّٰهُمَّ	اے اللہ	اَطۡعِمۡ	آپ کھلایئے	مَنۡ	جس نے
اَطۡعَمَنِیۡ	مجھے کھلایا	وَاسۡقِ	اور آپ پلایئے	سَقَانِیۡ	مجھے پلایا

طریقۂ تدریس

آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اگر کوئی مومن کسی مومن کو دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کرنا چاہیے، اس کے ساتھ ساتھ یہ دُعا بھی سکھائی کہ جب مہمان اپنے میزبان کے ہاں کھانا کھائے تو اس کے لیے یوں دُعا کرے کہ اے اللہ! جو مجھے کھلائے آپ اس کو کھلایئے اور جو مجھے پلائے آپ اس کو پلایئے۔

یہ دُعا دراصل میزبان کی قدر دانی ہے اور اس کی خاطر تواضع پر اس کا شکریہ ادا کرنے کے مترادف ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ”جس نے بندوں کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا بھی شکر نہیں کیا۔“

میزبان مہمان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرتا ہے، اس کی قدر دانی کرتا ہے، اس کے لیے اپنا دسترخوان کشادہ کرتا ہے، اس کا اکرام کرتا ہے اس کی میزبانی کرتا ہے، لہٰذا اپنے میزبان کے لیے اس دُعا کا اہتمام ضرور کرنا چاہیے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کو اس نیکی کا بہتر بدل دے سکتا ہے۔

طلبہ کو الفاظ معانی کے فلیش کارڈز دکھائے جائیں یا تختۂ تحریر سے ان کی وضاحت کی جائے۔ اس کے بعد دُعا کا با محاورہ ترجمہ سمجھایئے اورمزید تشریح کیجیے۔

حفظ

حفظ کے لیے دُعا کو بلند آواز سے تجوید کے قواعد کے تحت پڑھیے، طلبہ آپ کی پیروی میں پڑھیں۔ دُعا طلبہ سے بار بار پڑھوایئے۔ یہاں تک کہ انھیں زبانی یاد ہوجائے۔ دُعا مع ترجمہ خوش خط لکھنے اورمزید یاد کرنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

دُعا کی اہمیت، فضیلت اور آداب پر مضامین لکھوایئے۔ دُعاؤں کو حفظ کروانے کے بعد مزید مسنون دُعائیں یاد کروانے کا اہتمام کیجیے۔ انھیں موقع و محل کے مطابق پڑھنے کی ہدایت کیجیے۔مثلاً: گھر سے باہر نکلنے کی دُعا۔ گھر میں داخل ہونے کی دُعا۔سونے جاگنے کی دُعا۔ کھانا کھانے اور کھانا کھانے کے بعد کی دُعا، مسجد اور بازار میں داخل ہونے کی دُعا وغیرہ۔مسنون دُعائیں طلبہ سے خوش خط تحریر کروا کے تختۂ نرم پر لگوایئے۔

تختۂ بزم کی تجاویز

الفاظ معانی کے فلیش کارڈز	دُعا کے آداب/ فضیلت/ اہمیت	طلبہ کی تحاریر	مسنون دُعائیں

باب دوم : ایمانیات و عبادات

(الف) ایمانیات

تقدیر پر ایمان

امدادی اشیا

- کائنات سے متعلق اشیا کی تصاویر
- کائنات کے نظام سے متعلق دستاویزی فلم
- تقدیر سے متعلق قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ چارٹ پیپر پر درج ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۱۰۔۱۳

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت کے لیے مزید قرآنی آیات و احادیث بیان کیجیے۔ کائنات کے نظام کی مثالیں دیجیے۔ طلبہ کو بتائیے کہ تقدیر کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کی تخلیق سے پہلے اس کے نظام اور انتظام کو طے کرلیا تھا اور ہر چیز کو اپنے اندازے اور پیمانے کے مطابق مقرر کر دیا تھا۔ چنانچہ زندگی، موت، سورج، چاند، ستاروں کا نظام ان کا طلوع و غروب ہونا، فنا اور بقا، کامیابی ناکامی، نیکی بدی، نفع نقصان، مصیبت راحت غرض کائنات سے متعلق جاندار اور بے جان اشیا کے متعلق احکام پہلے سے متعین ہیں، انھی کے مطابق اس کائنات کی تمام اشیا کا نظام چل رہا ہے، یہ ہی تقدیر ہے جیسا کہ مسنون دُعاؤں (آفات سے بچنے کی دُعا) میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ

جو اللہ نے چاہا ہوگیا جو نہیں چاہا نہیں ہوا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

یقیناً اللہ نے مقرر فرما رکھا ہے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ۔ (سورۃ الطلاق: ۳)

یہی وجہ ہے کہ ہمارے چاہنے یا نہ چاہنے سے کوئی کام نہیں ہوسکتا جب تک اللہ نہ چاہے۔ جیسا کہ اس نے فرمایا

اور تم وہی کچھ چاہ سکتے ہو جو اللہ چاہتا ہے۔ (سورۃ الدھر: ۳۰)

لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے انسان کو ارادہ اور اختیار دیا تاکہ وہ اپنے لیے نیکی و بدی میں امتیاز کرسکے۔ ہدایت، فلاح، اخلاق، معاملات، اعمال، اخلاص، ترقی، خوشحالی کے کاموں کے لیے کوشش و جہدوجہد کرسکے، معاملات میں درستی کے لیے تدبیر، عقل اور شعور کو کام میں لاسکے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

اور یہ کہ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ اور یہ کہ اُس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی۔ (سورۃ النجم:۳۹-۴۰)

سبق کی وضاحت کے دوران طلبہ سے زبانی سوالات بھی کیجیے اور اہم نکات تختۂ تحریر پر درج کیجیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) مقرر کرنا (ii) پیدائش سے پہلے (iii) دو (iv) تقدیرِ مبرم (v) راحت و سکون

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) اچھّی یا بری تقدیر کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

(ii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''تقدیر کو محض دُعا ٹالتی ہے۔(سنن ابن ماجہ : ۹۰)

(iii) تقدیر کی دو قسمیں ہیں، تقدیرِ مبرم اور تقدیرِ معلق۔ تقدیرِ مبرم حتمی ہے اس میں کسی قسم کی تبدیلی ممکن نہیں اور تقدیرِ معلق وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے بندے کو اختیار دیا ہے کہ چاہے تو نیک عمل اور دُعا کے ذریعے اسے اچھّا بنا سکتا ہے۔

(iv) مومن کو اگر مشکلات یا پریشانیاں پیش آجائیں تو صرف اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرے، ہمت نہ ہارے اور مایوس ہو کر نہ بیٹھے، اپنے کردار کو بلند رکھے۔ اپنی سوچ اور عمل کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کا پابند بنائے، اس کے ساتھ ساتھ دُعا بھی کرتا رہے تاکہ تقدیر میں اگر کچھ بُرا ہے تو وہ دُعا کے ذریعے بدل جائے۔

(v) اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا۔

۳۔ تفصیلی جوابات پر طلبہ سے اظہار خیال کیجیے۔ مناسب رہنمائی کے بعد لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

تقدیر سے متعلق احادیث:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے سواری پر بیٹھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا'' میں تمھیں چند باتیں بتاتا ہوں۔ دیکھو! تم اللہ کو یاد رکھو اللہ تعالیٰ تمھیں یاد رکھے گا، تم اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو تو اللہ کو اپنے سامنے پاؤ گے۔ جب مانگو اللہ تعالیٰ سے مانگو۔ جب کسی مشکل میں مدد کے طلب گار ہو تو اللہ سے مدد طلب کرو۔ اللہ کو اپنا مددگار بناؤ۔اس بات کا یقین رکھو کہ تمام لوگ اکٹھے ہو کر تمھیں کوئی نفع پہنچانا چاہیں تو تمھیں نفع نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے جو اللہ نے تمھارے لیے لکھ دیا ہے۔ اور اگر تمام لوگ اکٹھے ہو کر تمھیں نقصان پہنچانا چاہیں تو نقصان نہیں پہنچاسکتے، سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تمھاری تقدیر میں لکھ دیا ہے۔(مشکوٰۃ)

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

میری امّت میں دھنس جانے اور صورتیں مسخ ہونے (کا عذاب ہوگا) اور ایسا ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جو تقدیر کو جھٹلاتے ہیں۔(ابو داؤد۔ترمذی)

طلبہ کی تحاریر	تقدیر سے متعلق کہانی/واقعہ

عقیدۂ آخرت

امدادی اشیا

- چارٹ پیپر جس پر عقیدۂ آخرت سے متعلق قرآنی آیات (مع ترجمہ) اور احادیث تحریر ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۱۴

طریقۂ تدریس

سبق پڑھانے سے قبل طلبہ سے معلوم کیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیوں پیدا فرمایا؟ ہمارا مقصدِ حیات کیا ہے؟ کیا زندگی صرف اس دنیا تک محدود ہے؟ کیا مرنے کے بعد ہمیں ایک اور زندگی عطا ہو گی؟ اُس زندگی کی فلاح کا دارومدار کس بات پر ہو گا؟ تو پھر

ہمارے پیشِ نظر زندگی کا مقصد کیا ہونا چاہیے؟

- تمام طلبہ کو گفت گو میں شریک کیجیے۔ ان کے رہن سہن اور اس کے نتائج کے بارے میں گفت گو کیجیے۔ ان کے طرزِ زندگی کی اصلاح کے لیے عقیدۂ آخرت کی وضاحت دلائل کے ساتھ کیجیے۔
- اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جائیے۔ دورانِ وضاحت طلبہ سے سوالات بھی کرتے جائیے تاکہ ان کی توجہ سبق اور لیکچر پر مرکوز رہے اور ان کے فہم کا بھی اندازہ ہو سکے۔مثلاً:
- دنیا ایک امتحان گاہ ہے ، اس سے کیا مراد ہے؟
- قیامت کی ہولناکیوں سے بچنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟
- روزِ محشر سے کیا مراد ہے؟
- آخرت کی زندگی کو عقلی دلائل سے کیسے ثابت کیا جا سکتا ہے؟
- آخر میں سبق کا خلاصہ بتائیے اور بورڈ پر تحریر کردہ اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) اچھّے اعمال پر (ii) اخلاص (iii) کوثر (iv) ترازو (v) دوزخ کے اوپر

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) مرنے کے بعد ابدی زندگی سے مراد ہے کہ قیامت کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمام انسان دوبارہ زندہ ہوجائیں گے تو پھر ان کی زندگی کا کبھی خاتمہ نہیں ہوگا۔

(ii) اُخروی زندگی کی کامیابی کا انحصار ہمارے اچھّے یا بُرے اعمال کی بنیاد پر ہوگا، اس روز نیکیوں اور گناہوں کا وزن کیا جائے گا اور اسی کی مناسبت سے جنّت یا دوزخ میں جانے کا فیصلہ ہوگا۔

(iii) عقیدۂ آخرت کو ماننے والا ہمیشہ مثبت سوچ رکھتا ہے کیوں کہ اسے اطمینان ہوتا ہے کہ دنیا میں کی جانے والی نیکیاں رائیگاں نہیں جائیں گی بلکہ یہ آخرت میں اس کی فلاح و کامرانی کا ذریعہ بن جائیں گی۔

(iv) جنّت نیک لوگوں کے لیے ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا پسندیدہ مقام ہے۔ وہاں ہر طرح کی نعمتیں ہوں گی۔ پھلوں کے باغات، دودھ اور شہد کی نہریں، راحت و آرام اور عیش و سکون کے سامان ہوں گے۔موتی، جواہرات سے بنے محل، سونے چاندی کے برتن اور بیش قیمت لباس ہوں گے۔ اورسب سے بڑی نعمت یہ ہو گی کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔ جنّت میں جانے والوں کو اللہ تعالیٰ ایسی ایسی نعمتیں عطا فرمائے گا جنھیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا ہوگا۔ جنتیوں کو اللہ تعالیٰ کی خوش نودی حاصل ہوگی، انھیں وہاں کسی قسم کا غم اور خوف نہیں ہوگا۔

(v) طلبہ سے باری باری جواب سنیے پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

۳۔ تفصیلی جوابات پر طلبہ سے اظہار خیال کیجیے پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

خشیتِ الٰہی

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر خشیت الٰہی سے متعلق قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ درج ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۱۹۔۲۲

طریقۂ تدریس

کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کیجیے۔خشیت الٰہی سے متلق مزید واقعات سنایئے۔مثلاً: حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خشیت الٰہی کی وجہ سے اکثر آنسو بہایا کرتے تھے۔ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ داڑھی آنسوؤں سے تر ہوجاتی اور پھر فرماتے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ''قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے جو اس سے نجات پاگیا اس کے لیے اس کے بعد آسانی ہے۔''

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خشیت الٰہی کی وجہ سے دنیا کے عیش و آرام سے دور رہتے اور آخرت کی فکر میں محو رہتے تھے اور فرمایا کرتے کہ'' آہ زادِ راہ کتنا کم ہے، منزل کتنی دور ہے اور راستہ کتنا وحشت ناک ہے۔''

خشیت الٰہی کی وجہ سے نماز کا وقت آتے ہی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے کا رنگ بدل جاتا اور زرد پڑ جاتا تھا پھر فرماتے کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں اس کے آداب پورے کرسکتا ہوں یا نہیں۔'' (ریاض الصالحین)

سبق کی وضاحت کے دوران طلبہ سے زبانی سوالات کیجیے، اہم نکات تحریر کیجیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) خوف (ii) فکرِ آخرت (iii) مطمئن (iv) لازوال (v) گناہوں سے

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) خشیتِ الٰہی کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا ڈر اور خوف۔

(ii) فکرِ آخرت کا مطلب ہے کہ عقیدۂ آخرت کو پیش نظر رکھتے ہوئے زندگی گزاری جائے۔

(iii) خشیتِ الٰہی اور فکرِ آخرت لازم و ملزوم ہیں کیونکہ جس دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کے عذاب کا ڈر ہوگا وہ ضرور

اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی گزارے گا۔ اور اس کے ذہن میں ہر وقت اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی کا احساس رہے گا۔

(iv) آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''سات طرح کے لوگ وہ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں پناہ دے گا (ان میں) ایک وہ شخص بھی ہے جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔'' (صحیح بخاری ۶۴۷۹)

(v) خشیت الٰہی سے متعلق آیت کا ترجمہ:

اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اُس کے لیے دو باغ ہوں گے۔ (سورۃ الرحمٰن: ۴۶)

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

خشیت الٰہی سے متعلق قرآنی آیات و احادیث:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ جوانی کے دنوں میں دن رات عیش و عشرت میں بسر کرتے۔ دوستوں کی محفلوں میں کھیل تماشے اور موسیقی کا دور دورہ ہوا کرتا تھا۔ اُن کے والدین اُن کو راہ راست پر لانے کے لیے دن رات دُعائیں کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑاتے تھے۔ ایک رات اسی طرح کی محفل تھی۔ محفل کے دوران ہی حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھ لگ گئی انھوں نے خواب میں قرآن مجید کی یہ آیت سنی۔

کیا جو لوگ ایمان لائے ہیں اُن کے لیے (اب بھی) وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل اللہ کے ذکر کے لیے جھک جائیں۔ (سورۃ الحدید: ۱۶)

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ گھبرا کر اٹھے اور کہنے لگے: ''اللہ تعالیٰ وہ وقت آ گیا اے پیارے اللہ وہ وقت آ گیا۔''

اسی وقت گناہوں سے سچّی توبہ کی اور زندگی کی آخری سانس تک نیکی اور پرہیز گاری کی زندگی بسر کی اور مشرق اور مغرب کے بہت بڑے عالم بنے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ان کے لائق شاگرد تھے۔

طلبہ کی تحاریر	خشیت الٰہی سے متعلق واقعات

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

(ب) عبادات

زکوٰۃ کی فضیلت و اہمیت

امدادی اشیا

- زکوٰۃ سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- جن چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہے ان کے ماڈل یا تصاویر
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۲۳

طریقۂ تدریس

آمادگی کے لیے طلبہ سے چند سوالات کیے جا سکتے ہیں ، مثلاً اسلام کی بنیاد کن پانچ چیزوں پر ہے ، یا دین کے ارکان کون کون سے ہیں ، قرآنِ مجید میں نماز کے ساتھ کس رکن کی ادائی کا خاص طور پر ذکر ہے ، کیا زکوٰۃ پہلی امتوں پر بھی فرض تھی ، وغیرہ۔
زکوٰۃ کے تعارف کے طور پر انھیں بتایا جائے کہ زکوٰۃ اسلام کا اہم بنیادی رکن ہے ۔ اس سے مراد وہ مالی امداد ہے جو ہر اس مسلمان پر فرض ہے جس کے پاس مال و دولت ، سونے چاندی یا سامانِ تجارت کی مخصوص مقدار کو ایک سال کا عرصہ گزر جائے۔
سبق کی وضاحت کے دوران طلبہ سے مندرجہ ذیل سوالات بھی کیے جائیں تاکہ ان کے فہم کا ادراک ہو سکے ، مثلاً

- زکوٰۃ کن لوگوں پر فرض ہے؟
- نصاب سے کیا مراد ہے؟
- زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جا سکتی ہے؟
- زکوٰۃ کن لوگوں کو نہیں دی جا سکتی؟
- زکوٰۃ کن کن چیزوں پر ادا کی جاتی ہے؟
- زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت کیا ہے؟
- زکوٰۃ نہ ادا کرنے والوں کے لیے کیا وعید ہے؟

آخر میں سبق کا خلاصہ ضرور بیان کیجیے۔

حل شدہ مشق

ا۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) فرض (ii) دسواں حصّہ (iii) ساڑھے سات تولہ (iv) ساڑھے باون تولہ (v) معاشی

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) جو لوگ زکوٰۃ کی ادائی کرتے ہیں ان کے لیے بہت اجر و ثواب کا وعدہ ہے۔ زکوٰۃ کی ادائی سے مال پاک ہوجاتا ہے اور اس میں برکت ہوجاتی ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے والے کا مال محفوظ ہوجاتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انھیں نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غم زدہ ہوں گے۔

(ii) زکوٰۃ صاحبِ نصاب پر فرض ہے۔

(iii) صاحبِ نصاب وہ شخص ہے جس کے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی یا اسی مالیت کے برابر نقد رقم یا تجارتی سامان ایک سال تک اس کی ملکیت میں رہے۔

(iv) زکوٰۃ کے لیے چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ ہے۔

(v) آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔'' (صحیح بخاری ۵۹۸۳)

۳۔ تفصیلی جوابات کے لیے طلبہ سے اظہار خیال کیجیے اور پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

حج اور اس کی عالم گیریت

امدادی اشیا

- ملٹی میڈیا
- حج کی دستاویزی فلم
- مقاماتِ مقدسہ اور مناسکِ حج کی تصاویر کا چارٹ یا ماڈل
- تلبیہ مع ترجمہ چارٹ پیپر پر تحریر ہو
- حج سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام اسلامیات ۸ ، صفحہ ۲۷۔۳۱

طریقۂ تدریس

- موضوع میں دلچسپی پیدا کرنے اور حج کی ترغیب دلانے کے لیے حج سے متعلق دستاویزی فلم ملٹی میڈیا پر دکھائی جائے۔ اس دوران مقاماتِ مقدسہ کی وضاحت اور یہاں پیش آنے والے تاریخی واقعات سے بھی طلبہ کو آگاہ کیا جائے۔

- اس کے بعد اعلانِ سبق کیا جائے اور تختۂ تحریر پر عنوان اور ذیلی عنوانات تحریر کیے جائیں۔
- سبق کا ایک پیرا پڑھیے اور اس کی وضاحت کیجیے۔
- سبق کے تمام پیروں کی اسی طرح وضاحت کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جایئے۔ دورانِ وضاحت طلبہ سے درج ذیل سوالات کیے جا سکتے ہیں۔
  - صاحبِ استطاعت ہونے سے کیا مراد ہے؟
  - خانۂ کعبہ کی تعمیر اللہ تعالیٰ کے حکم سے کس نے اور کیوں کی؟
  - حج تمام عبادات کا مجموعہ ہے۔ کیسے؟
  - تلبیہ سے کیا مراد ہے؟
  - صفا اور مروہ سے کیا مراد ہے؟ یہاں پیش آنے والے واقعے کے بارے میں بتایئے۔
  - حج کے دوران جانور کی قربانی کس قربانی کی یادگار ہے؟
  - شیطان کو کنکریاں مارنے کے عمل کو کیا کہا جاتا ہے؟
- طلبہ کو حج کرنے کا عملی طریقہ سکھایئے۔ اس کے لیے چند طلبہ سفید چادروں کو احرام کی صورت میں باندھیں، پھر حج کرنے کا طریقہ ترتیب کے ساتھ ان کو سکھایا جائے۔ تلبیہ اور حج کے دوران پڑھی جانے والی دُعائیں بھی سکھائی جائیں۔مثلاً یہ میقات ہے، یہاں حج کی نیت کی جائے گی اور احرام باندھا جائے گا۔ میقات میں داخل ہو کر تلبیہ پڑھا جائے گا۔ یہ خانۂ کعبہ ہے جہاں طواف کیا جائے گا۔ یہ صفا و مروہ ہے جہاں سات چکر لگائے جائیں گے ، وغیرہ وغیرہ۔

آخر میں سبق کا خلاصہ بیان کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) قصد کرنا (ii) ۹ ہجری میں (iii) نیّت (iv) ۹ ذی الحج کو (v) تلبیہ

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) عمرے میں کسی بھی وقت حالاتِ احرام میں بیت اللہ کا طواف، سعی، حلق یا تقصیر کرکے احرام کھول دیا جاتا ہے۔ جبکہ حج کے بہت سے مناسک ہیں جنھیں مقررہ دنوں میں ادا کیا جاتا ہے۔

(ii) حجاج کرام مدینہ منوّرہ جاتے ہیں وہاں بارگاہِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں درود و سلام پیش کرتے ہیں اور نوافل پڑھتے ہیں۔ ریاض الجنّۃ کی زیارت کرتے ہیں اور آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت حاصل کرنے کے لیے چالیس نمازیں ادا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مسجد قبا، مسجد قبلتین اور مسجد فتح میں نوافل ادا کرتے ہیں۔ جنّت البقیع اور شہدائے غزوۂ احد کی قبروں کی زیارت کرکے فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔ حاجی دیگر مقاماتِ مقدسہ کی زیارت بھی کرتے ہیں۔

(iii) مقام ابراہیم خانہ کعبہ سے چند قدم کے فاصلے پر ایک مقام ہے۔ جہاں ایک مبارک پتھر جس پر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے قدموں کے نشان ہیں، یہاں حاجی دو رکعت نماز پڑھتے ہیں۔

(iv) مناسک حج میں احرام باندھنا، خانہ کعبہ کا طواف، مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز، سعی، منیٰ میں قیام، وقوف عرفات، مزدلفہ میں قیام، رمی، قربانی، حلق یا تقصیر، طوافِ زیارت، طوافِ وداع وغیرہ شامل ہیں۔

(v) حج مبرور سے مراد وہ حج ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہو۔ حج مبرور کا بدلہ جنّت ہے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

۴۔ معلوم کر کے لکھیے۔

(i) میقات: میقات سے مراد وہ خاص مقام جہاں پہنچ کر احرام باندھا جاتا ہے۔

(ii) مطاف: مطاف سے مراد طواف کی جگہ یعنی بیت اللہ کا صحن جہاں بیت اللہ کے گرد چکر لگائے جاتے ہیں۔

(iii) ملتزم: حجرِ اسود سے لے کر خانہ کعبہ کے دروازے تک کی دیوار جہاں دُعا مانگنا مسنون ہے۔ یہ دُعا کی قبولیت کا خاص مقام ہے۔

(iv) رمی: رمی سے مراد منیٰ میں شیطان کو کنکریاں مارنے کا عمل، رمی مناسک حج کے واجبات میں سے ہے۔

(v) صفا و مروہ: یہ دو پہاڑوں کے نام ہیں جن کے درمیان عمرے/حج کا واجب عمل یعنی سعی کی جاتی ہے۔

سرگرمی انجام دینے میں طلبہ کی رہنمائی کیجیے۔

اسلامی عبادات کے تقاضے اور اثرات

امدادی اشیا

- نماز ، روزہ ، زکوٰۃ اور حج سے متعلق تصاویر
- تختۂ تحریر
- چارٹ جس پر موضوع سے متعلق قرآنی آیات و احادیث رسول ﷺ درج ہوں
- کتاب : سلام اسلامیات ۸ ، صفحہ ۳۲۔۳۵

طریقۂ تدریس

آمادگی کے لیے چند سوالات کیے جائیں، مثلاً اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا کیوں بنائی، اس دنیا میں ہمارے آنے کا کیا مقصد ہے، عبادت سے کیا مراد ہے ، وغیرہ۔ طلبہ کے جوابات آنے کے بعد تختۂ تحریر پر قرآنی آیت کا یہ ترجمہ لکھیے:

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔ (الذاریات: ۵۶)

ہمیں اپنے ربّ ، خالق ، مالک ، رازق اور منعمِ حقیقی کے سامنے جھکے رہنا ہے ، عاجزی کا اظہار کرنا ہے ، اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اس کے احکامات کو بجا لانا ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں اس کی تعلیمات و ہدایات سے رہنمائی حاصل کرنی ہے۔

آج ہم پڑھیں گے کہ کیا اسلام میں نماز ، روزہ ، زکوٰۃ اور حج کے علاوہ بھی عبادت کا کوئی مفہوم یا تصور ہے۔ اعلانِ سبق کے بعد سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر لکھیے۔

اب ایک ایک پیراگراف خود پڑھیے یا طلبہ سے پڑھوایئے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر بھی لکھتے جایئے۔

- عبادات اور عبدیت چند مخصوص عبادات تک محدود نہیں، بلکہ ہر وہ صالح عمل جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور اس کی مخلوق کو فائدہ پہنچانے کے لیے کیا جائے، وہ عبادت ہے، عبدیت ہے اور وہی مقصدِ حیات ہے۔
- عبادات ہمیں برائیوں سے بچنے اور نیک اعمال کرنے کی طاقت دیتی ہیں۔
- اخلاص کے بغیر عبادت نہیں، ریا کاری ہے۔

ہر پیراگراف کی وضاحت کرتے جایئے اور دورانِ وضاحت سوالات بھی کیجیے تاکہ طلبہ کے فہم کا اندازہ ہوتا رہے۔

- آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا فرمایا؟
- زکوٰۃ، خیرات کا مقصد کیا ہے؟
- حج سے اُمّتِ مسلمہ کو کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟
- خشوع و خضوع کس طرح پیدا ہوتا ہے؟

آخر میں سبق کا خلاصہ ضرور بیان کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) اللہ تعالیٰ کی عبادت (ii) خالص نیّت (iii) بندگی (iv) پانچ (v) عبادت

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) عبادت اور عبدیت سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس کے احکام پر عمل پیرا ہونا اور ان تمام کاموں سے رک جانا جنھیں کرنے سے اس نے منع فرمایا ہے۔

(ii) اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لیے پیدا فرمایا تاکہ ہم تمام زندگی اس کی بندگی میں گزاریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اور میں نے جنّوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا فرمایا کہ وہ میری عبادت کریں۔ (سورۃ الذّٰرِیٰت: ۵۶)

(iii) آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو خبر ملی کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ دن میں روزہ رکھتے ہیں اور ساری رات نماز پڑھتے ہیں، چنانچہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انھیں نصیحت فرمائی کہ ”ایسا نہ کرو! روزہ کبھی رکھو اور بے روزہ بھی رہو، نماز بھی پڑھو اور سوؤ بھی، کیونکہ تمھارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تم سے ملاقات کرنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔“(صحیح بخاری ۱۹۷۵)

(iv) فرض عبادتوں کی ادائی ہمیں قوّت و توانائی فراہم کرتی ہے کہ ہم زندگی بھر نیک اعمال سرانجام دیں اور برائیوں سے بچتے رہیں۔

(v) زکوٰۃ، صدقہ اور خیرات کا مقصد ہمارے دل سے مال کی محبت کو ختم کرنا، ایثار و قربانی کی صفت پیدا کرنا، خود غرضی اور تنگ دلی کو دور کرنا، ایک دوسرے کی مالی مدد کرنا، لوگوں کی غربت اور محتاجی دور کرنا، یتیموں، بیواؤں، مسکینوں اور محروم لوگوں کو ان کا حق دینا ہے۔

۳۔ تفصیلی جوابات کے لیے طلبہ سے اظہار خیال کیجیے۔ مناسب رہنمائی کے بعد لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

باب سوم: سیرتِ طیّبہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

(الف) عہدِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ماہ و سال (مدنی دور)

حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت و تبلیغ کی عالم گیریت و آفاقیت

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ارسال کردہ نمونے کا خط کا نمونہ تحریر ہو
- مہرِ نبوت کی تصویر
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۳۶

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت سے پہلے طلبہ کو بتائیے کہ حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ آخری رسول ہیں جن کا پیغام ایک مخصوص قوم کے لیے نہیں بلکہ تمام اقوامِ عالم اور رہتی دنیا تک، تمام انسانوں کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو دینِ اسلام دے کر اس لیے بھیجا ہے کہ وہ اس کو تمام ادیان پر غالب کردے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

وہی ہے (اللہ) جس نے اپنے رسول (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اُسے ہر دین پر غالب کر دے اور (رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی صداقت و حقانیت پر) اللہ کی گواہی کافی ہے۔ (سورۃ الفتح: ۲۸)

چنانچہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زندگی ہی میں اسلام کو وسعت دینے اور دیگر اقوام تک پہنچانے کی خاطر مختلف ممالک کی طرف تبلیغی خطوط ارسال فرمائے۔ اب حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیں تاکہ اسلام دنیا کے تمام ادیان پر غالب آجائے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو جائے۔

تمام پیراگراف باری باری طلبہ سے پڑھوائیے اور ان کی وضاحت کیجیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے بتائیے کہ ان خطوط کے کیا اثرات مرتب ہوئے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) خسرو پرویز (ii) بیٹے نے (iii) مصر کا (iv) ابوسفیان کو (v) حکمت سے

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کسی علاقے یا خطّے کے لیے نہیں تھی بلکہ اس کا مقصد دنیا کے ہر کونے میں اسلام کا پیغام پہنچانا تھا۔

(ii) آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مہر پر ''محمّد رسول الله'' (صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) تحریر تھا۔

(iii) فارس حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں فتح ہوا۔

(iv) دعوت و تبلیغ میں حکمت و تدبّر کی بہت اہمیت ہے اس لیے یہ تبلیغ کا ایک اہم اصول ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

بلایئے اپنے رب کے راستے کی طرف، حکمت کے ساتھ اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور ان سے اس طریقہ سے بحث کیجیے جو بہترین ہو۔ (سورۃ النحل: ۱۲۵)

مزید فرمایا:

دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ (سورۃ البقرۃ: ۲۵۶)

دعوت و تبلیغ میں جبر و اکراہ کی بجائے دانائی اور سمجھ داری سے کام لینا چاہیے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دین کو مشکل بنا کر نہیں بلکہ اس طرح پیش کیا جائے کہ وہ لوگوں کو آسان لگے، انھیں امّید دلائی جائے، خوف دلا کر دین سے متنفّر نہ کیا جائے۔ لوگوں کی صلاحیتوں، رجحانات، فہم اور سمجھ بوجھ کو مدنظر رکھتے ہوئے دعوت و تبلیغ کا کام کرنا بھی حکمت و تدبّر کے زمرے میں آتا ہے۔ جو دعوت و تبلیغ کے عمل کو مؤثر بناتا ہے۔ ہمارا اچّھا مسلمان بن کر لوگوں کو دین کی طرف مائل کرنا بھی حکمتِ عملی اور تدبّر کا حصّہ ہے۔

(v) طلبہ سے باری باری جواب سنیے، پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے پھر مناسب رہنمائی کے بعد لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

غزوۂ خیبر

امدادی اشیا

- مدینہ کا نقشہ جس میں ان علاقوں کی نشان دہی کی جائے جہاں یہودیوں کے قلعے تھے
- چارٹ پیپر جس پر غزوۂ خیبر کے اہم نکات تحریر ہوں

- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۴۱

طریقۂ تدریس

طلبہ کو بتایا جائے کہ خیبر عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی قلعہ کے ہیں۔ خیبر، مدینہ میں یہودیوں کا مرکز تھا۔ یہاں اُن کے بہت سے قلعے تھے۔ ان قلعوں کے مجموعے کو خیبر کہا جاتا ہے۔ یہاں مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان ایک معرکہ ہوا جسے غزوۂ خیبر کہتے ہیں۔ یہ غزوہ کیوں پیش آیا، اس کے اہم واقعات و محرکات کیا تھے، اس کے کیا نتائج برآمد ہوئے اور ہمیں اس سے کیا سبق ملا، یہ تفصیلات ہم آج کے سبق میں پڑھیں گے۔

سبق کے تمام پیرایوں کی وضاحت کیجیے اور دورانِ وضاحت زبانی سوالات بھی کیجیے ؛ مثلاً :

- خیبر مدینہ سے کتنے فاصلے پر ہے؟
- غزوۂ خیبر کب پیش آیا؟
- اس میں مسلمانوں کے لشکر کی تعداد کیا تھی؟
- قموص کا قلعہ کس نے فتح کیا؟
- فتحِ خیبر سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) شمال میں (ii) ۷ ہجری میں (iii) یہود کا (iv) دس روز (v) ۱۴۰۰

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) خیبر کا علاقہ مدینہ منوّرہ سے شمال کی جانب کم و بیش ۱۷۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

(ii) آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو خیبر کے یہودیوں اور قبیلہ غطفان کی طرف سے مسلسل خبریں مل رہی تھیں کہ قبیلہ غطفان اور دیگر قبائل یہودیوں کے ساتھ مل کر مدینہ منوّرہ پر حملے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تیس آدمیوں کا سربراہ بنا کر تحقیق کے لیے روانہ فرمایا۔ انھوں نے آکر تصدیق کی کہ اہلِ خیبر کے عزائم اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہیں۔ چنانچہ خیبر کے یہودیوں اور قبیلہ بنو غطفان کی سرکوبی کے لیے حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سن ۷ ہجری میں مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ خیبر کا رخ فرمایا۔

(iii) غزوۂ خیبر میں تقریباً ۱۴ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے شرکت فرمائی۔

(iv) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی آمد پر آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بے حد مسرور ہوئے اور فرمایا کہ ''نہیں کہہ سکتا کہ مجھے فتح خیبر کی خوشی زیادہ ہے یا جعفر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے آنے کی۔''

(v) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پرچم تھامے لشکر کی قیادت کرتے ہوئے آگے بڑھے۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہودیوں کے قلعے کے سامنے پہنچ کر انھیں اسلام کی دعوت دی لیکن انھوں نے دعوت کو قبول نہ کیا اور مقابلے کے لیے باہر نکل آئے۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے سب سے بڑے جنگجو مرحب کو جہنم رسید کیا اور اس کے بعد یہودی کثیر تعداد میں مسلمانوں کے ہاتھوں مارے گئے، باقی فوج فرار ہوکر قلعہ صعب میں چلی گئی اور یوں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں قلعہ فتح ہوگیا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ''فاتح خیبر'' کہلائے ۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

معرکۂ مُوتہ

امدادی اشیا

- نقشہ جس میں معرکۂ مُوتہ کے جغرافیے کی نشان دہی کی گئی ہو
- ''غزوۂ مُوتہ ایک نظر میں'' چارٹ پر معلومات درج ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۴۶-۴۸

طریقۂ تدریس

کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کیجیے، طلبہ کی سابقہ معلومات کا جائزہ لیجیے۔معرکۂ موتہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکمتِ عملی کو مزید تفصیل سے بیان کیجیے۔معرکۂ موتہ میں مسلمان لشکر کی تعداد صرف تین ہزار تھی جبکہ سامنے ایک لاکھ کا لشکر مقابلے پر تھا۔حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قیادت سنبھالی اور لشکر کی ترتیب میں ردّو بدل کیا، چند مجاہدین کو پیچھے کی طرف روانہ کیا کہ وہ گھوڑے دوڑائیں۔ اس حکمتِ عملی سے اردگرد کی فضا گردو غبار سے اَٹ گئی اور رومی لشکر یہ سمجھا کہ مسلمانوں کی کمک کے لیے نیا لشکر آن پہنچا ہے۔ یہ دیکھ کر اس کے حوصلے پست ہونے لگے۔حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حکمتِ عملی کامیاب رہی۔ انھوں نے اس جنگ میں بہادری کے خوب جوہر دکھائے، رومیوں کے پرخچے اڑاتے ہوئے ان کے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں۔ رومیوں کی گھبراہٹ، پسپائی اور خوف ہراس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انھوں نے مجاہدین کو اپنی جگہ سے سرکانا شروع کیا اور بڑی احتیاط اور حفاظت کے ساتھ اپنے لشکر کو دشمن کے نرغے سے نکال لائے۔ رومی چند روز پہلے ایرانیوں (فارسیوں) کو شکست دے چکے تھے اور انھیں اپنی اس کامیابی پر

بہت فخر اور ناز تھا۔ وہ مجاہدین کی جماعت کو صفحہ ہستی سے مٹانے پر تلے ہوئے تھے، لیکن حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خداداد صلاحیتوں کے آگے ان کی ایک نہ چلی اور وہ لاچار اور بے بس ہوکر رہ گئے اور اپنے علاقے میں سمٹ گئے اور مسلمانوں کا تعاقب کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔

دوران وضاحت طلبہ سے زبانی سوالات بھی کیجیے اور اہم نکات تختۂ تحریر پر درج کیجیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) ۸ ہجری میں (ii) شرحبیل (iii) تین ہزار (iv) بارہ (v) سیف اللہ

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) شرحبیل بن عمرو غسّانی حاکمِ موتہ تھا۔

(ii) معرکۂ مُوتہ میں مسلمانوں کے سپہ سالار حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

(iii) حضرت جعفر بن طیّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلامی لشکر کی کمان سنبھالی۔

(iv) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معرکۂ مُوتہ میں بہادری کے جوہر دکھائے، انھوں نے دشمنوں کے پرخچے اڑا دیے۔ معرکۂ مُوتہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں۔ اس بہادری پر انھیں آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے سیف اللہ کا لقب ملا۔

(v) معرکۂ مُوتہ کا سبب: آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حارث بن عمیر ازدی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ ایک دعوتی خط حاکمِ بُصریٰ کے نام بھیجا۔ جب وہ یہ خط لے کر شامی سرحد موتہ کے مقام پر پہنچے تو یہاں کے حاکم شرحبیل نے انھیں گرفتار کر کے شہید کر دیا۔ جب یہ اندوہناک خبر حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو پہنچی تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تین ہزار مجاہدین کا لشکر روانہ فرمایا تاکہ غسّانی حاکم کی سرکوبی کی جائے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

معرکۂ موتہ ایک نظر میں	معرکۂ موتہ کے اسباب و واقعات	معرکۂ موتہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکمتِ عملی	موتہ کے علاقے کا نقشہ

خصائص و شمائل

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا شجرہ نسب درج ہو
- مکّہ مکرّمہ کا نقشہ جس میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی جائے پیدائش کے علاقے کو نمایاں کیا گیا ہو
- چارٹ جس پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خصائص و شمائل درج ہوں
- گنبدِ خضراء کا ماڈل
- چارٹ جس پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چند معجزات درج ہوں

طریقۂ تدریس

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خصائص و شمائل بہت محبّت اور عقیدت کے ساتھ بیان کیجیے تاکہ طلبہ کے دلوں میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبّت و اطاعت کا جذبہ مزید مستحکم ہو اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت، ادب، احترام، عقیدت، عشق اور محبّت میں مزید اضافہ ہو۔ طلبہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے محاسن، اخلاق اور عادات کو اپنانے کا عہد کریں اور اپنی عملی زندگی میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ مبارکہ کو اپنائیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چند مزید معجزات کا ذکر کریں مثلاً: کفّار مکّہ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے معجزے کا مطالبہ کیا، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے چاند کی طرف انگلی سے اشارہ فرمایا تو وہ دو ٹکڑے ہوکر نظر آیا۔ لیکن اس واضح معجزے کے باوجود کفّار مکّہ ہدایت کے راستے پر نہ آئے۔ (سیرتُ النّبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ۔ جلد سوم)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ”ایک دفعہ میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ مکّہ مکرّمہ میں ایک راستے کی طرف نکلا تو میں نے دیکھا کہ جو پہاڑ اور درخت بھی سامنے آتا وہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو سلام کرتا تھا اور میں اس کو سن رہا تھا۔“ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھوڑا نہایت سُست رفتار تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے

اس گھوڑے پر سوار ہوکر مدینہ منوّرہ کا چکر لگایا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی برکت سے وہ تیز رفتار ہوگیا۔ پھر اس کے بعد کوئی گھوڑا تیز رفتاری میں اس کا مقابلہ نہ کرسکتا تھا۔ (صحیح بخاری، کتاب الجہاد)

دوران وضاحت طلبہ سے زبانی سوالات بھی کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر درج کیجیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) عادات (ii) لعابِ دہن (iii) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ (iv) دس برس (v) شجرہ نسب

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) خصائص خاصیت کی جمع ہے جس کے معانی ہیں خصوصیات اور عادات، شمائل خصائص کا ہم معانی ہے اس سے مراد چہرہ مہرہ اور عادات ہیں۔

(ii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ قوّت سے قدم اٹھاتے اور تھوڑا آگے جھک کر سُبک رفتاری سے چلتے تھے۔ چلتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو آگے کر دیتے اور خود پیچھے رہتے۔

(iii) خوشی اور مسرّت میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہِ مبارک نیچے ہوجاتی تھی اور مسکرایا کرتے تھے۔ کبھی کبھار ہنستے تو دندان مبارک نظر آتے تھے۔

(iv) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اندازِ بیان دل نشین اور گفت گو بہت شیریں ہوا کرتی تھی۔ حضرت محمّد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ٹھہر ٹھہر کر گفت گو فرماتے یہاں تک کہ سننے والے کو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا کلام بآسانی سمجھ میں آجاتا تھا۔ اہم بات کو دہراتے، بلا ضرورت کلام نہ فرماتے تھے۔

(v) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ”غزوۂ تبوک کے لیے سفر کے دوران ہم ایک چشمے پر پہنچے، چشمے کے پانی کا یہ حال تھا کہ جوتی کے تسمہ کے برابر ہوگا، وہ بھی آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا۔ حضرت محمّد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں سے ایک برتن میں پانی جمع کرنے کا کہا، پانی جمع ہوگیا تو حضرت محمّد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دونوں ہاتھ اور چہرہ مبارک اس میں دھویا، پھر وہ پانی چشمے میں ڈال دیا۔ برتن کا پانی ڈالتے ہی وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا اور لوگوں نے (اپنے جانوروں اور آدمیوں کو) پانی پلانا شروع کر دیا۔ (صحیح مسلم ۵۹۴۷)

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر مناسب اصلاح اور رہنمائی کے بعد لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

- آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے شجرہ نسب مبارک کو مکمل کیجیے۔

تختۂ بزم کی تجاویز

طلبہ کی تحاریر	آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا شجرۂ نسب	آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے خصائص و شمائل	آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چند معجزات

(ب) اسوۂ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور ہماری زندگی

حضرت محمّد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی معاشرتی تعلیمات

(حجاب، عفّت و پاک دامنی، اجازت طلب کرنا)

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر عفّت و پاک دامنی اور حجاب سے متعلق قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ درج ہوں
- چارٹ جس پر ملاقات و استیذان کے احکام درج ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۵۴۔۵۸

طریقۂ تدریس

طلبہ کو بتایئے کہ اسلام وہ ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے، چنانچہ زندگی گزارنے کے آداب، تہذیب و تمدّن، عفّت و پاک دامنی اور شرم و حیا کے قوانین نے انسان کو صحیح معنوں میں اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ یوں اسے عریانی و فحاشی، فسق و فجور اور گمراہی و پستی سے بچایا ہے۔ ان تمام دروازوں کو بند کر دیا ہے جو بے حیائی کے کاموں کی طرف کھُلتے ہیں، چنانچہ ستر پوشی، حجاب، استیذان، محرم اور نامحرم رشتوں کی حدود، غضّ بصر وغیرہ کا تعین کر کے عفّت و پاک دامنی کا ایک مکمل نظام دیا ہے۔ ان قوانین کی پیروی کا عملی نمونہ ہمیں اسوۂ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ، اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم، امّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سیرت میں ملتا ہے۔ یہ ہستیاں اپنے پاکیزہ کردار، عفّت و پاک دامنی کی وجہ سے ہمارے لیے عملی نمونہ ہیں اور قیامت تک آنے والے انسانوں کی زندگیوں کو پاکیزہ رکھنے کے لیے روشن مثالیں ہیں۔ ان کی زندگیوں کو عملی نمونہ بنانے سے ہی انسانیت، بداخلاقی، بے حیائی اور گمراہی کی پستیوں سے نکل کر تہذیب و تمدّن اور عفّت و پاک دامنی کی معراج کو پہنچ سکتی ہے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) ۵ ہجری میں (ii) سورۃ النّور (iii) سلام کریں (iv) تاک جھانک کی (v) اپنا نام بتانا چاہیے

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) زمانۂ جاہلیت میں عورتیں بن سنور کر غیر مردوں میں بے پردہ گھومتی تھیں۔

(ii) سورۃ الاحزاب کی آیت کی رُو سے عورتوں کو گھر سے نکلتے ہوئے اپنی چادروں کا ایک حصّہ اپنے اوپر (سے) لٹکا لینا چاہیے۔ یہ اس وجہ سے کہ وہ پہچان لی جائیں کہ وہ شریف زادیاں ہیں تو انھیں ستایا نہ جائے۔

(iii) استیذان سے مراد ہے کسی سے ملاقات کرنے کے لیے اجازت طلب کرنا۔

(iv) محرم رشتے وہ ہیں جن سے نکاح نہیں ہوسکتا اور نامحرم رشتے وہ ہیں جن سے نکاح ہوسکتا ہے۔

(v) جب کسی کے ہاں جائیں تو پہلے سلام کریں اور پھر اندر آنے کی اجازت طلب کریں۔ ایک بار اجازت نہ ملے تو زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ اجازت طلب کریں۔ اگر اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جائیں اور اس بات کا برا نہ منائیں۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر مناسب اصلاح کے بعد لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

محرم و نامحرم رشتوں کی فہرست	سورۃ الاحزاب، سورۃ النّور میں حجاب اور پردے سے متعلق آیات مع ترجمہ

استیذان کے آداب

غضّ بصر سے متعلق حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سوال کیا: ”عورت کے لیے کیا چیز بہتر ہے، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم خاموش رہے۔ پھر جب میں گھر گیا تو میں نے فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے یہ ہی سوال کیا۔ تو انھوں نے فرمایا: ”عورتوں کے لیے بہتر یہ ہے کہ نہ وہ مردوں کو دیکھیں اور نہ مرد ان کو دیکھیں۔“ میں نے ان کا جواب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو سنایا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ”انھوں نے دُرست کہا۔ بے شک وہ میرا ایک جُز ہیں۔“ (معارف القرآن تفسیر سورۃ الاحزاب)

عفّت و پاک دامنی اور شرم و حیا کا پیکر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شرم و حیا اور عفت و پاک دامنی کا پیکر تھیں۔ تمام عمر حجاب اور پردے میں گزار دی۔ مرنے کے بعد بھی جنازے کو پردے کے ساتھ لے جانے کی فکر تھی۔ چنانچہ وفات سے پہلے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلایا اور فرمایا ''میرا جنازہ لے جاتے وقت اور تدفین کے وقت پردے کا پورا خیال کرنا۔'' حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: ''اے بنتِ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ! میں نے حبش میں دیکھا ہے کہ جنازے پر درخت کی شاخیں باندھ کر ڈولی کی صورت بنالیتے ہیں اور اس پر پردہ ڈال لیتے ہیں۔ پھر انھوں نے کھجور کی کچھ شاخیں منگوا کر انھیں جوڑا اور پھر اس پر کپڑا تان کر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دکھایا جسے انھوں پسند فرمایا۔ چناں چہ وفات کے بعد ان کا جنازہ اسی طریقے سے لے جایا گیا۔(اُسُد الغابہ: جلد ۵ صفحہ نمبر ۵۲۴)

باب چہارم: اخلاق و آداب

(الف) اچّھی عادات اپنانا

مساوات

امدادی اشیا

- مساوات سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۵۹

طریقۂ تدریس

مساوات سے متعلق طلبہ کو کوئی واقعہ سنایئے تاکہ سبق کے آغاز ہی سے ان کی دلچسپی برقرار رہے۔ مثلاً ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی سفر کے موقع پر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سوچا کہ مل جل کر خود ہی کھانا بنا لیتے ہیں۔ ہر ایک نے اپنے ذمے ایک ایک کام لے لیا، حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ، جنگل سے لکڑیاں لانے کا کام میں اپنے ذمے لیتا ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا ، ”ہماری جانیں آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر فدا ہوں ، یہ کام ہم خود ہی کر لیں گے۔“ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا، ”ہاں یہ سچ ہے لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ میں خود کو تم لوگوں سے ممتاز کروں۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند نہیں فرماتا جو اپنے ساتھیوں میں ممتاز بنتا ہے۔“

طلبہ کو اس مثال سے سمجھایئے کہ حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا رتبہ اگرچہ تمام انسانوں بلکہ تمام انبیا سے بھی بلند ہے ، اس کے باوجود آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کبھی اپنی برتری کا اظہار نہیں فرمایا؛ بلکہ ہمیشہ یہ ہی فرمایا کہ ”لوگو! میری تعریف میں مبالغہ نہ کرنا جس طرح نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف میں غلو کیا۔ میں تو اللہ کا بندہ ہوں، اس لیے تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہی کہو۔“ (بخاری ، مسلم)

تمام پیراگراف باری باری طلبہ سے پڑھوایئے اور ساتھ ساتھ ان کی وضاحت بھی کرتے جایئے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جایئے اور طلبہ سے زبانی سوالات بھی کیجیے تاکہ وہ غور و فکر سے کام لے سکیں، مثلاً

- مساوات کے لفظی معنی کیا ہیں؟ اسلام میں برتری کا معیار کیا ہے؟
- خطبۂ حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مساوات سے متعلق کیا فرمایا؟
- معاشرے میں مساوات نہ ہونے سے کیا کیا خرابیاں جنم لے سکتی ہیں؟
- مساوات کے ذریعے کن کن برائیوں کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے؟

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) برابری (ii) برابر (iii) تقویٰ (iv) باجماعت نماز میں (v) کم تر

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) عدل سے مراد ہر شخص کو استعداد اور صلاحیت کے مطابق حق دینے کے ہیں، جبکہ مساوات سے مراد ہے کہ معاشرے میں تمام افراد قانون اور معاشرتی لحاظ سے برابر ہیں، سب کو ترقّی کے یکساں مواقع فراہم کیے جائیں گے۔

(ii) آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کفّار مکّہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

”اللہ نے تم سے جاہلیت کی نخوت اور اپنے باپ دادا پر فخر کو ختم کر دیا ہے، اب لوگ مومن و متّقی ہیں یا فاجر و بدبخت اور سارے لوگ آدم (علیہ السّلام) کی اولاد ہیں اور آدم (علیہ السّلام) مٹی سے بنائے گئے ہیں۔“ (جامع ترمذی ۳۹۵۶)

(iii) طلبہ سے باری باری جواب سنیے اور پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

(iv) ماتحت افراد کو کم تر نہیں سمجھنا چاہیے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ماتحت لوگوں کے ساتھ بہترین سلوک کی ہدایات فرمائی ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کے مطابق ہمارے ماتحت افراد ہمارے بھائی ہیں۔ ہمیں چاہیے انھیں وہی کھلائیں جو ہم خود کھاتے ہیں، انھیں وہی پہنائیں جو ہم خود پہنتے ہیں، ان پر ان کی طاقت سے زیادہ کام کا بوجھ نہ ڈالیں۔ اگر کوئی کام ان کی استطاعت سے زیادہ ہو تو پھر ہمیں خود بھی ان کی مدد کرنی چاہیے۔

(v) طلبہ سے ان کے جوابات سنیے، پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے سنیے، پھر مناسب رہنمائی کے بعد لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

اُخوّتِ اسلامی اور اتّحادِ ملّی

امدادی اشیا

- اتحادِ ملی سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- اتحاد و اتفاق سے متعلق اقوال زرّیں کا چارٹ
- گلوب
- دنیا کا نقشہ جس میں مسلمان ملکوں کی نشان دہی کی گئی ہو
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۶۳

طریقۂ تدریس

- آمادگی کے لیے حالاتِ حاضرہ پر تبصرہ کروائیے۔ ملکی اور غیر ملکی حالات پر ان کی رائے لیجیے۔ خصوصاً ان مسلم ممالک کا تذکرہ کیجیے جہاں مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کیا جارہا ہے۔ عراق ، افغانستان، کشمیر اور فلسطین میں غیر ملکی طاقتوں کی جانب سے مسلمانوں پر مظالم کا ذکر کیجیے، اپنے ملک پاکستان میں مسلمانوں کے درمیان فرقہ پرستی، لسانیت، عصبیت، تشدد اور قتل و غارت گری کا احوال بتائیے۔ طلبہ کو غور و فکر کا موقع دیجیے اور ان سے سوال کیجیے کہ آج مسلمان، مسلمان کا بھائی کیوں نہیں ہے؟ آج ہم دنیا میں کثیر تعداد رکھنے کے باوجود مغلوب کیوں نظر آتے ہیں؟ اس کا علاج کیا ہے؟
- تختۂ تحریر پر سبق کا عنوان تحریر کیجیے۔
- سبق کی وضاحت کیجیے، دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیجیے:
  - دنیا میں بسنے والے تمام مسلمانوں کا آپس میں کیا رشتہ ہے؟
  - اتحادِ ملی سے متعلق اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟
  - مسلمانوں کا شیرازہ بکھرنے سے کیسے بچایا جا سکتا ہے؟
  - ظالم کی مدد کیسے کی جا سکتی ہے؟ حدیث کی رُو سے بتائیے۔
  - اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو کیا کرنا چاہیے؟
  - اتحادِ ملی کا بہترین مظاہرہ ہمیں کہاں نظر آتا ہے؟
- آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) بھائی چارہ (ii) بھائی بھائی (iii) اُسے ظلم سے روک دیا جائے (iv) شناخت کے لیے (v) حج و عمرہ

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوط سے تھامنے کا مطلب قرآن مجید کی ہدایات پر سختی سے کار بند ہونا ہے۔

(ii) آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا، ”تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبّت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی میں ایک جسم جیسا پاؤ گے کیوں کہ جب اس کا کوئی حصّہ بھی تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے ایسی کہ نیند اُڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہوجاتا ہے۔“ (صحیح بخاری ۶۰۱۱)

(iii) اسلام میں مسلمانوں کے اتّحاد و اتفاق پر زور دیا گیا ہے کیوں کہ اسی کی بدولت مسلمانوں کا شیرازہ بکھرنے سے بچایا جاسکتا ہے۔ اتّحاد و اتفاق کی بدولت دشمنانِ اسلام کو مسلمانوں پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں ہوگی۔ عصبیت، لسانیت، فرقہ پرستی اور قتل و غارت گری کا خاتمہ بھی اتّحاد و اتفاق میں مضمر ہے۔ اتّحاد و اتفاق کی بدولت خود غرضی اور نفسانفسی کا خاتمہ ممکن ہے۔

(iv) اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کروا دینی چاہیے۔
(v) نسلی اور علاقائی عصبیت، لسانیت، فرقہ پرستی، تعصبات وغیرہ مسلمانوں کے اتّحاد کو پارہ پارہ کر دینے والی چیزیں ہیں، جن سے بچنا چاہیے۔

۳۔ تفصیلی جوابات کے لیے طلبہ سے اظہار خیال کیجیے، پھر مناسب رہنمائی کے بعد لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

(ب) بُری عادات سے اجتناب

بدگمانی سے پرہیز

امدادی اشیا

- بدگمانی سے متعلق قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ چارٹ پیپر پر درج ہوں
- بدگمانی سے متعلق کہانی/واقعہ چارٹ پیپر پر تحریر ہو
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۶۷۔۶۹

طریقۂ تدریس

عنوان کی وضاحت اور سبق میں مزید دل چسپی پیدا کرنے کے لیے کوئی قصّہ یا کہانی سنائیے۔مثلاً: سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے مقرّبین میں ایاز بھی تھا، جو کبھی بہت نادار اور مفلس ہوا کرتا تھا لیکن اپنی فہم و فراست اور اطاعت و فرماں برداری کی وجہ سے سلطان کی آنکھ کا تارا تھا۔ دیگر امراء اور درباریوں کو یہ ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا، وہ اس سے بدگمان رہتے تھے اور چاہتے تھے کہ کسی طرح بادشاہ کے دل میں بھی اس کی طرف سے بدگمانی پیدا کر دیں۔ وہ موقعے کی تلاش میں رہتے تھے۔ انھوں نے دیکھا کہ ایاز روزانہ ایک کوٹھری میں جاتا ہے، کچھ وقت وہاں گزارتا ہے اور پھر تالا لگا کر واپس آجاتا ہے۔ درباریوں نے سوچا، یقیناً ایاز نے یہاں بہت مال و دولت اور زر و جواہرات چھپا رکھے ہیں، جنھیں دیکھنے وہ روزانہ جاتا ہے۔موقع پا کر انھوں نے بادشاہ کو ایاز کی طرف سے خوب بدگمان کیا تاکہ ایاز سلطان کی نظروں سے گر جائے۔ بادشاہ نے یہ سن کر اس کوٹھری کو کھلوانے کا حکم دیا۔ چاروں طرف تلاشی کے بعد وہاں ایک بوسیدہ لباس اور پرانے جوتے ہی ملے۔ بادشاہ کو جب یہ حقیقت معلوم ہوئی تو انھوں نے ایاز کو بلا بھیجا اور اس سے پوچھا کہ روزانہ کوٹھری میں جانے اور ان بوسیدہ کپڑوں اور جوتوں کو اتنا سنبھال کر رکھنے میں کیا راز پوشیدہ ہے؟ ایاز نے کہا: ''بادشاہ سلامت میں ایک مفلوک الحال انسان تھا۔آپ کی کرم نوازی کی بدولت آج اس مرتبے پر پہنچا ہوں۔ میں روزانہ ان کپڑوں اور جوتوں کو جا کر دیکھتا ہوں اور اپنے آپ سے کہتا ہوں کہ دیکھو اپنی اصلیت اور اوقات کو مت

بھول جانا، آج تم جو کچھ بھی ہو بادشاہ کی عنایت اور بخشش کی بدولت ہو۔'' یہ سن کر بادشاہ کے دل میں ایاز کی قدر و منزلت اور بڑھ گئی اور حاسد درباریوں کو اپنی بدگمانی کی وجہ سے رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔ (حکایات رومی رحمۃ اللہ علیہ)

سبق کی وضاحت کے دوران طلبہ سے زبانی سوالات بھی کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ مذکورہ بالا واقعے کو خاکے کی شکل میں طلبہ سے کروائیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) بُرا سوچنا (ii) جھُوٹی بات (iii) شیطانی (iv) بداعتمادی کی (v) نفسیاتی عوارض

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) بدگمانی سے مراد کسی کے لیے بُرا خیال، بُری رائے رکھنا یا کسی کے لیے برا سوچنا ہے۔

(ii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''بدگمانی سے بچتے رہو، بدگمانی (اکثر تحقیق کے بعد) جھوٹی بات ثابت ہوتی ہے۔''

(iii) بدگمانی سے متعلق آیتِ کریمہ کا ترجمہ: اے ایمان والو! بدگمانی سے بہت زیادہ بچو، بے شک بعض گمان گناہ ہیں۔ (سورۃ الحجرات: ۱۲)

(iv) اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ گمان سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے کیوں کہ اکثر تحقیق کے بعد وہ جھوٹ ثابت ہوتے ہیں اور یوں وہ گناہ میں شمار ہوتے ہیں۔

(v) اگر کسی سے بدگمانی کا خدشہ ہو تو بہتر ہے کہ لوگوں کی بدگمانی کو دور کیا جائے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔
- بدگمانی کی وضاحت کے لیے چھوٹے چھوٹے خاکے ترتیب دیجیے اور طلبہ سے پیش کروائیے۔
- طلبہ سے بدگمانی سے متعلق واقعات اور کہانیاں لکھوائیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

طلبہ کی تحاریر	بدگمانی سے متعلق قرآنی آیات و احادیث	کہانی/واقعہ

حرص و طمع کی ممانعت

امدادی اشیا

- حرص و طمع سے متعلق قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ چارٹ پیپر پر درج ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۷۰۔۷۳

طریقۂ تدریس

موضوع کی وضاحت اور سبق میں دل چسپی پیدا کرنے کے لیے طلبہ کو کوئی کہانی یا واقعہ سنائیے۔مثلاً: ایک دیہاتی اپنی بھیڑ کے گلے میں لمبی سی رسّی باندھے چل رہا تھا۔ ایک چور نے دیکھا کہ دیہاتی اپنی دھن میں مگن چلا جارہا ہے اس نے چپکے سے رسی کاٹی اور بھیڑ لے کر چلا گیا۔ جیسے ہی دیہاتی کو اس حقیقت کا ادراک ہوا اس نے شور مچانا شروع کر دیا۔ اتنی دیر میں چور نے بھیڑ کو کہیں چھپا دیا اور کنویں کی منڈیر پر آکر رونا پیٹنا شروع کر دیا۔ بھیڑ کا مالک اپنی مصیبت و پریشانی بھول کر اس کا حال پوچھنے لگا۔ اس نے کہا ''میں کنویں سے پانی نکال رہا تھا کہ میری اشرفیوں کی تھیلی اس میں گرگئی۔ اگر اس تھیلی کو نکالنے میں میری مدد کرو تو ان اشرفیوں کا پانچواں حصّہ میں تمھیں دے دوں گا۔ دیہاتی نے جب یہ سنا تو اس کے دل میں لالچ نے جنم لیا۔ اس نے سوچا اشرفیاں مل گئیں تو میں کئی بھیڑیں خرید سکتا ہوں۔ کیوں نہ میں کنویں میں اتر کر اشرفی کی تھیلی تلاش کروں؟ اس نے جلدی سے اپنا سامان کنویں کی منڈیر پر رکھا اور کنویں میں اترنے لگا۔ اب وہ چور اس کا باقی سامان بھی لے کر غائب ہوگیا۔ سچ ہے لالچ بری بلا ہے۔ (حکایات مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ)

دورانِ وضاحت طلبہ سے زبانی سوالات کیجیے، اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے اور آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) لالچ کرنا (ii) تکاثر (iii) حسد (iv) فکرِ آخرت سے (v) وظیفہ

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) حرص و طمع کا مطلب ہے لالچ کرنا یا زیادہ کی ہوس کرنا، انسان کے پاس جو کچھ ہو اس پر قناعت نہ کرنا بلکہ ہر وقت مزید حاصل کرنے کی تگ و دو میں رہنا حرص و طمع کہلاتا ہے۔

(ii) آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''اگر انسان کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ دو ہوجائیں اور اس کا منھ تو قبر کی مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔'' (صحیح بخاری ۶۴۳۹)

(iii) آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دنیاوی مال و دولت اور جائیدادیں جمع کرنے سے منع فرمایا تاکہ دنیاوی مال و متاع کی محبّت انسان کو فکرِ آخرت سے غافل نہ کردے۔

(iv) حرص و طمع کی عادت کی وجہ سے حقوق العباد میں کوتاہی ہوتی ہے کیوں کہ جن لوگوں پر خرچ کرنا کسی فرد کی ذمّے داری ہے وہ ان پر خرچ کرنے میں بخل سے کام لینے لگتا ہے اور یوں ان کے حقوق ادا کرنے سے قاصر رہتا ہے۔

(v) صبر، سادگی اور قناعت ہی کی بدولت حرص و طمع سے بچا جاسکتا ہے۔ اسوۂ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے نقشِ قدم پر چل کر ہی ان قبیح عادات سے چھٹکارا پاسکتے ہیں۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر انھیں لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔
- حرص و طمع سے متعلق اخبار و رسائل سے کہانیاں تلاش کرکے لکھیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

طلبہ کی تحاریر	حرص و طمع سے متعلق قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ
حرص و طمع کی تباہ کاریاں	کہانی/واقعہ

باب پنجم : حُسنِ معاملات و معاشرت

حقوقُ العباد

(مریض، معذور، یتیم)

امدادی اشیا

- حقوق العباد سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- چارٹ جس پر رشتہ داروں ، مہمانوں اور مریضوں کے حقوق درج ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۷۴

طریقۂ تدریس

حقوق العباد سے متعلق طلبہ کی سابقہ معلومات کا اعادہ کیجیے۔ انھیں بتایئے کہ حقوق اللہ کے بعد سب سے زیادہ اہمیت حقوق العباد کی ہے۔ حقوق العباد سے کیا مراد ہے؟ اس کی ادائی پر اتنا زور کیوں دیا گیا ہے؟ حقوق العباد کی ادائی کی فضیلت ، اہمیت اور اجر وثواب بیان کرنے پر زور دیا جائے ، تاکہ طلبہ کو حقوق العباد کی اہمیت کا اندازہ ہو اور اپنی عملی زندگی میں لوگوں کے حقوق کی ادائی کو مقدم جانیں۔

مریض کے حقوق سمجھانے کے لیے بھی خاکے سے مدد لی جا سکتی ہے کہ گھر کا ماحول دکھایا جائے جس میں مریض کی دیکھ بھال ، عیادت کا طریقہ یا اس کے آرام کا خیال اور دیگر احتیاطوں کو عملی شکل میں سمجھایا جائے۔ اسپتال میں زیرِ علاج مریضوں کے لیے وارڈ کا منظر دکھایا جائے۔ ایک طالبِ علم کو ڈاکٹر ، دوسرے کو مریض اور تیسرے کو وارڈ بوائے / نرس جبکہ چند طلبہ کو عیادت کرنے والوں کے طور پر دکھایا جائے۔

مریض کے حقوق تختۂ تحریر پر لکھ کر بھی ان کی وضاحت کی جائے۔

معذور افراد کے لیے انفرادی اور حکومتی سطح پر کیا اقدامات کیے جانے چاہییں۔

- اسلام نے معذور افراد کو جہاد کے سلسلے میں کیا رعایت دی ہے؟
- عبادات میں انھیں کیا سہولتیں حاصل ہیں؟
- آخر میں معذوروں کے حقوق کا خلاصہ بیان کیجیے اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔
- سبق کا پہلا پیرا پڑھیے اور اس کی وضاحت کیجیے۔ یتیموں کے حقوق سے متعلق اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جایئے۔
- دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیجیے۔
- یتیم کسے کہتے ہیں؟

- قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے یتیموں کے بارے میں کیا فرمایا؟
- آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یتیم کی کفالت پر کس اجر و ثواب کا ذکر فرمایا ہے؟
- ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ حکومت کو کیا کرنا چاہیے؟
- عملی تربیت کے لیے یتیم کے حقوق سے متعلق رول پلے کروایئے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) دُعا (ii) مسلم اور غیر مسلم دونوں کی (iii) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

(iv) کسی یتیم بچّے کو (v) معذور کی

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) مریض کی عیادت کے چند آداب:

- ہمیں مسلم اور غیر مسلم سب کی عیادت کرنی چاہیے۔
- مریض کے پاس زیادہ دیر نہیں بیٹھنا چاہیے۔
- اس کے پاس شور شرابا یا بلند آواز میں گفت گو سے پرہیز کرنا چاہیے، بلکہ ایسی گفت گو کرنی چاہیے جس سے اسے تسلّی ملے اور اس کا حوصلہ بلند ہو۔
- مریض کی شفایابی کے لیے دُعا کرنی چاہیے۔
- مریض کے لیے جو خدمت یا تعاون کیا جاسکے ضرور کرنا چاہیے۔
- مریض سے اپنے لیے بھی دُعا کروانی چاہیے۔
- بے وقت عیادت سے گریز کرنا چاہیے۔

(ii) زمانۂ جاہلیت میں لوگ معذوروں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا نہیں کھاتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ معذوروں کے ساتھ کھانا کھانے میں کراہیت محسوس کرتے تھے۔ وہ انھیں کھانا کھلانے کی دِقّت سے بھی بچنا چاہتے تھے۔ اسلام نے ان تمام خیالات کا رد کیا اور مسلمانوں کو ایک ساتھ کھانا کھانے کی تعلیم دی۔

(iii) صاحب جائیداد یتیم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ بالغ ہونے تک اس کی جائیداد کی حفاظت کی جائے۔ اس کا مال فضول خرچی میں نہ اڑا دیا جائے اور اس کے بڑے ہوجانے کے ڈر سے جلدی جلدی خرچ کرکے ختم نہ کردیا جائے۔ ان کی کفالت کرنے والا اگر آسودہ حال ہو تو وہ یتیم کی جائیداد میں سے کچھ نہ لے اور اگر ضرورت مند ہو تو بقدرِ ضرورت کچھ لے لے اور بالغ ہونے کے بعد گواہوں کے سامنے اس کا مال اور اس کی جائیداد اس کے حوالے کردی جائے۔

(iv) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ”میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنّت میں اس طرح ہوں گے اور آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) نے شہادت اور درمیانی انگلی کے اشارے سے (قرب کو) بتایا۔ (صحیح بخاری: ۶۰۰۵)

(v) دین اسلام نے یتیم کی کفالت، پرورش، تعلیم و تربیت اس کی جائیداد کی حفاظت، شادی بیاہ اورحُسنِ سلوک کا حکم دیا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یتیموں سے نیک سلوک اور ان کی سر پرستی کرنے کو بہت اجروثواب کا کام بتایا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یتیموں سے حُسنِ سلوک کی تعلیم دی ہے اور ان کے ساتھ برے سلوک پر سخت وعید فرمائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں بے شک وہ اپنے پیٹوں میں آگ (ہی) بھرتے ہیں اور وہ عنقریب بھڑکتی ہوئی آگ میں جھلسیں گے۔ (سورۃ النساء: ۱۰)

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

خریدو فروخت کے احکام و آداب

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر کاروبار میں دیانت سے متعلق قرآنی آیات مع ترجمہ تحریر ہوں
- چارٹ جس پر کاروبار میں دیانت سے متعلق احادیث مبارکہ درج ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۸۰

طریقۂ تدریس

- آمادگی کے لیے طلبہ کو کوئی واقعہ سنائیے مثلاً ایک مرتبہ حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اناج فروخت کررہا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا ہاتھ اس اناج کے ڈھیر میں ڈالا تو وہ اندر سے گیلا تھا (خراب تھا)۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ”جو دھوکا دہی کرے وہ ہم میں سے نہیں۔“ (سنن ابن ماجہ)
- اعلانِ سبق کے بعد سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر لکھیے۔
- سبق کا پہلا پیرا پڑھیے۔ دیگر پیرا طلبہ سے پڑھوایئے ان کی بھی وضاحت کیجیے، دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیجیے:
  - کاروبار میں دیانت سے کیا مراد ہے؟
  - ذخیرہ کرنے والے کے بارے میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا فرمایا ہے؟
  - ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے کیا وعید ہے؟

- کن اشیا کے کاروبار سے بچنا چاہیے؟
- کاروبار میں دیانت کے کیا فوائد ہیں؟
- کاروبار میں بد دیانتی کے چند نقصانات بتائیں۔
- آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) امانت و دیانت کو (ii) برکت کو (iii) آخرت کو (iv) عرب سے (v) حرام

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:(ناپ تول میں) کمی کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ جب وہ لوگوں سے (خود) ناپ کر لیتے ہیں (تو) پورا لیتے ہیں، اورجب وہ اُنھیں ناپ یا تول کر دیتے ہیں (تو) کم کر دیتے ہیں۔ کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے؟ بے شک وہ (مرنے کے بعد) اُٹھائے جائیں گے، اس بڑے دن کے لیے، جس دن سب لوگ تمام جہانوں کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ (سورۃ المطففین: ۱ تا ٦)

(ii) ذخیرہ اندوزوں کے بارے میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”گناہ گار کے سوا کوئی اور شخص ذخیرہ اندوزی نہیں کرتا۔ (صحیح مسلم: ۴۱۲۳)

(iii) کسب حلال سے مراد حلال طریقوں سے کاروبار، تجارت اور خرید و فروخت کرنا ہے۔

(iv) آپ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قرض کی ادائی میں مہلت کے بارے میں فرمایا کہ ایک آدمی فوت ہوگیا۔ اس سے پوچھا گیا تم نے کون سا نیک عمل کیا۔ اس نے کہا میں تنگ دست کو مہلت دینا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کی بخشش فرما دی۔

(v) عالمی منڈیوں میں ساکھ برقرار رکھنے کے لیے دیانت داری کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ کاروباری اصولوں اورمعاہدوں کی پابندی کرنی چاہیے اور دینی اقدار کو ہر حال میں مقدّم رکھنا چاہیے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی معلوم کیجیے، پھر مناسب رہنمائی کے بعد لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مقام و مرتبہ قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں	مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حالات زندگی ایک نظر میں	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کا واقعہ

مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی دینی خدمات ایک نظر میں:

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

(نیز مالِ فَے) اُن حاجت مند مہاجرین کے لیے (بھی) ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکال دیے گئے، وہ اللہ کا فضل اور رضامندی چاہتے ہیں اور اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) کی مدد کرتے ہیں، یہی لوگ سچے ہیں۔ (سورۃ الحشر: ۸)

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

(اے نبی ﷺ!) آپ نہیں پائیں گے ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں اللہ اور آخرت کے دن پر کہ وہ اُن لوگوں سے دوستی کریں جنھوں نے اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کی، خواہ وہ اُن کے باپ ہوں یا اُن کے بیٹے یا اُن کے بھائی یا اُن کے قریبی رشتہ دار، یہی لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان نقش فرما دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح (کے فیض) سے اُن کی مدد فرمائی ہے اور وہ اُنھیں ایسے باغات میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس (اللہ) سے راضی ہوئے، یہ اللہ کا گروہ ہے (لوگو!) آگاہ ہو جاؤ! بے شک اللہ کا گروہ ہی فلاح پانے والا ہے۔ (سورۃ مجادلہ: ۲۲)

قرآن مجید میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے صحابۂ کرام کے بارے میں فرمایا کہ

محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ (ﷺ) کے ساتھ ہیں، کافروں پر بڑے سخت آپس میں بہت رحم دل ہیں (اے مخاطب!) تُو اُنھیں دیکھے گا رکوع کرتے ہوئے، سجدہ کرتے ہوئے وہ اللہ کے فضل اور (اس کی) رضا کے طلب گار ہیں، ان کی (اطاعتِ الٰہی کی) علامت ان کے چہروں پر سجدوں کا اثر (نور) ہے، ان کے یہ اوصاف تورات میں (بھی) ہیں اور ان کی (یہی) صفات انجیل میں (بھی) ہیں (اصحابِ رسول ﷺ کی مثال) اُس کھیتی کی طرح ہے جس نے اپنی باریک سی کونپل نکال لی پھر اُسے مضبوط کیا پھر وہ موٹی ہوگئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی تو کاشت کاروں کو کیا ہی اچھی لگنے لگی تاکہ وہ (اللہ) ان (کی ترقی) سے کافروں کے دل جلائے، اللہ نے ایمان والوں اور ان میں سے نیک عمل کرنے والوں سے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔(سورۃ الفتح:۲۹)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں ارشاد رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا جس میں لوگ کسی جہاد کے لیے نکلیں گے اور ایک دوسرے سے پوچھیں گے کیا تم میں نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے کوئی صحابی موجود ہیں؟ جواب ملے گا جی ہاں! چناں چہ ان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موجودگی اتنی بابرکت ثابت ہوگی کہ مسلمانوں کو دشمن پر فتح حاصل ہوجائے گی۔ اس کے کچھ عرصے بعد لوگ پھر جہاد کے لیے نکلیں گے اس بار وہ پوچھیں گے کہ کیا تم میں صحابی کا کوئی ساتھی (تابعی) ہے؟ جواب ملے گا جی ہاں! چناں چہ ان تابعی کی موجودگی اتنی بابرکت ہوگی کہ مسلمانوں کو دشمن پر فتح حاصل ہوجائے گی۔ (صحیح بخاری کتاب الانبیا)

اُمہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن

(حضرت جویریہ، حضرت صفیہ، حضرت اُمِّ حبیبہ، حضرت میمونہ، حضرت ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن)

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر مذکورہ امہاتُ المومنین کے محاسن درج ہوں
- امہاتُ المومنین کے مقام و مرتبے سے متعلق قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۸۴-۸۹

طریقۂ تدریس

کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کیجیے۔ امہات المومنین کے مقام و مرتبے سے متعلق قرآنی آیات و احادیث اور دیگر واقعات بیان کیجیے۔ طلبہ کو بتائیے کہ اُمہاتُ المومنین اپنی سیرت، پاکیزہ کردار، دینی وعلمی خدمات کی وجہ سے ہمارے لیے مثالی نمونہ ہیں۔ یہ ہی ہستیاں ہمارے لیے قابل تقلید نمونہ ہیں۔جنھوں نے اپنے عمل کے ذریعے اسلام کے احکامات کو زندہ رکھا اور قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بنیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کی عورتوں کے مقابلے میں ان کا رتبہ بلند فرمایا ہے اور ہر نیک عمل پر ان کے لیے دوہرے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔سبق کی وضاحت کے دوران طلبہ سے زبانی سوالات بھی کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے اور آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) بنو مصطلق (ii) ۵۰ ہجری میں (iii) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

(iv) ۴۶ (v) مصر سے

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح سن ۵ ہجری میں غزوۂ مریسیع کے بعد ہوا۔غزوۂ مریسیع میں ان کے قبیلے بنو مصطلق کے سینکڑوں لوگ گرفتار ہوئے، لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے نکاح کی بدولت ان کے قبیلے کے سینکڑوں افراد آزاد کر دیے گئے یوں وہ اس مبارک نکاح کی وجہ سے اپنے قبیلے کے لیے مبارک ثابت ہوئیں۔

(ii) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عالمیہ اور فاضلہ تھیں۔ وہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت کرنے والی تھیں۔ وہ بہت سخی اور فیاض تھیں۔ وہ بہت عمدہ کھانا بھی بنایا کرتی تھیں۔ ان کا گھر علم کا مرکز تھا۔خواتین ان

سے دینی مسائل دریافت کیا کرتی تھیں۔

(iii) حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بعثت سے ۱۷ برس پہلے پیدا ہوئیں۔

(iv) حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غلاموں اور لونڈیوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آزاد کر دیا کرتی تھیں۔

(v) حضرت ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پورا نام ماریہ بنت شمعون تھا۔ ان کا تعلق مصر سے تھا۔ مصر کے بادشاہ مقوقس نے انھیں حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں بھیجا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے ان کی شادی ۷ ہجری میں ہوئی۔ حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ہی کے بطن سے تھے۔ حضرت ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کی تدفین مدینہ منوّرہ میں ہوئی۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

طلبہ کی تحاریر	اُمہاتُ المومنین کا مقام و مرتبہ
مذکورہ اُمہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی دین کے لیے خدمات	مذکورہ اُمہاتُ المومنین کی روایت کردہ چند احادیث

حضرت امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امدادی اشیا

- عراق کا نقشہ جس میں کربلا کے مقام کی نشان دہی کی گئی ہو
- چارٹ جس پر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب درج ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۹۰۔۹۳

طریقۂ تدریس

کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کیجیے۔ طلبہ کی سابقہ معلومات کا جائزہ لیجیے۔ مثلاً: حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کیا رشتہ تھا؟ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق کس گھرانے سے تھا؟ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا کیا نام تھا؟ والد کا کیا نام تھا؟ بہن بھائیوں کے کیا نام تھے؟ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کا کوئی واقعہ یاد ہو تو سنائیے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ نے اسلام کی سربلندی کی خاطر کیا لازوال قربانی دی؟

آج ہم حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ کے حالاتِ زندگی، سیرت و کردار، مقام و مرتبہ اور ان کی بے مثال قربانیوں کے بارے میں تفصیل سے پڑھیں گے۔ حضرت محمد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کے واقعات سے بھی آگاہی حاصل کریں گے۔

اعلان سبق کے بعد سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر درج کیجیے۔ دوران وضاحت طلبہ سے زبانی سوالات کیجیے اور اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جائیے۔ امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) ۴ ہجری میں (ii) ابوعبداللہ (iii) فقہ (iv) ۶۱ ہجری میں (v) کربلا میں

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے نواسوں کے لیے دُعا فرمائی، ترجمہ: ”اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت کر اور اس سے بھی محبت کر جو ان سے محبت کرے۔“ (جامع ترمذی ۳۷۶۹)

(ii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت امام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بارے میں فرمایا، ترجمہ: ”حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مجھ سے ہیں اور میں حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے ہوں، جو حسین (رضی اللہ عنہ) سے محبت کرے، اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے۔“ (سنن ابن ماجہ ۱۴۴)

(iii) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت محبت اور احترام سے پیش آیا کرتے تھے۔

(iv) ایک مرتبہ ایک سائل نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ کے دروازے پر دستک دی اور اپنی ضرورت بیان کی۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ انھوں نے اپنی نماز کو مختصر کیا اور باہر تشریف لائے۔ دیکھا تو سائل کے چہرے پر فقر و فاقہ کے آثار نظر آئے۔ واپس آکر اپنے خادم قنبر کو بلایا اور فرمایا کہ ہمارے خرچے میں تمھارے پاس کچھ ہے؟“ خادم نے جواب دیا کہ ”دوسو درہم ہیں۔“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ”وہ سب سائل کو دے دو، یہ شخص میرے اہل خانہ کی نسبت زیادہ حق دار ہے۔“

(v) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت عبادت گزار تھے، انھیں تلاوت قرآن مجید سے خاص شغف تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ

ہمیشہ باجماعت نماز ادا فرمایا کرتے تھے اور لوگوں کے شرعی مسائل کا حل بھی بتایا کرتے تھے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی اور لازوال قربانیوں پر مضامین تحریر کیجیے۔
- سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

طلبہ کی تحاریر	حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاریخ کے آئینے میں	حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب	واقعہ کربلا

شاہ است حسین بادشاہ است حسین
دین است حسین دین پناہ است حسین
سرداد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لاالہ است حسین

ترجمہ: حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاہ ہیں، بادشاہ ہیں، دین ہیں اور دین کی پناہ گاہ ہیں۔
اپنا سر قربان کر دیا مگر یزید کے ہاتھ پر بیعت نہ کی۔ حقیقت یہ ہے کہ لاالہ کی بنیاد حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔
(اشعار: خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

(حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابوذر غفّاری اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقام و مرتبے سے متعلق قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ درج ہوں
- چارٹ جس پر مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت کردہ چند احادیث درج ہوں
- چارٹ جس پر مذکورہ صحابہ کرام کے کردار کی خوبیاں اور دین کے لیے خدمات درج ہوں
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں سوالات و جوابات کے کارڈز
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۹۴–۹۸

طریقۂ تدریس

طلبہ کو بتایئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ عظیم ہستیاں ہیں جنھوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے زیرِسایہ تربیت پا کر اپنی زندگیوں کو سنوارا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے فرمایا کہ اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے۔ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تو ایسے بھی ہیں جنھیں دنیا ہی میں جنّت کی بشارت دے دی گئی۔ طلبہ کی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے متعلق سابقہ معلومات کو مدنظر رکھتے ہوئے ذہنی آزمائش کے سوالات کیجیے۔ طلبہ کو کارڈز دکھایئے جس میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے متعلق اشارات درج ہوں۔ جنھیں دیکھ کر وہ دُرست شخصیت کا نام بتا سکیں۔ عشرہ مبشرہ کے نام معلوم کیجیے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقام و مرتبے سے متعلق آیات و احادیث سنایئے۔ ان کی زندگی کے دلچسپ واقعات سنایئے۔ مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حالاتِ زندگی، مقام و مرتبے، امتیازی خصوصیات اور دینی خدمات کی وضاحت کے دوران ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت کردہ چند احادیث بھی سنایئے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر درج کیجیے۔ نئے الفاظ کی وضاحت تختۂ تحریر پر کیجیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) کوفہ کے (ii) بنوخزرج (iii) مدینہ منوّرہ (iv) فارس (ایران) سے (v) ۳۲ھ میں

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا: ”جو شخص قرآن کو اس طرح تروتازہ پڑھنا چاہتا ہے جس طرح نازل ہوا۔ اسے چاہیے کہ ابن اُمّ عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی قرأت کے مطابق پڑھے۔ (سنن ابن ماجہ :۱۳۸)

(ii) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ کا معلّم اور منتظم بنایا کیوں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے علمی مقام، بصیرت اور تدّبر کی بہت قدر کیا کرتے تھے۔

(iii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا گورنر بنایا اور روانگی کے وقت انھیں وصیت فرماتے ہوئے کہا ''اے معاذ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! ہوسکتا ہے کہ تم مجھے پھر نہ مل سکو اور شاید واپسی پر میری مسجد اور قبر کے پاس سے گزرو۔'' یہ بات سن کر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ زار و قطار رونے لگے۔

(iv) حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا: ''ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے بڑھ کر بات کا سچّا آدمی، نہ زمین نے اٹھایا، نہ آسمان نے اس پر سایہ کیا۔ (سنن ابن ماجہ : ۱۵۶)

(v) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے اہلِ بیت میں سے قرار دیا۔

۳۔ تفصیلی جوابات کے لیے طلبہ سے اظہار خیال کیجیے، پھر مناسب رہنمائی کے بعد لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

صُوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم

(حضرت معین الدین چشتی، حضرت مجدد الف ثانی، حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہم)

امدادی اشیا

- صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات کی تصاویر
- نقشہ جس میں ان علاقوں کی نشان دہی جہاں صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم حصول علم کی خاطر گئے
- چارٹ جس پر صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کی دین کے لیے خدمات درج ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۹۹۔۱۰۳

طریقۂ تدریس

طلبہ کو بتایئے کہ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم وہ پاکیزہ ہستیاں ہیں جنھوں نے اپنے کردار وعمل سے اسلام کی شمع کو روشن رکھا، جنھوں نے اپنے تزکیہ نفس، تصوّف، روحانیت سے لاکھوں لوگوں کو حلقہ بگوش اسلام کیا۔ خاص طور پر برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی اشاعت کا سہرا صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کے سر ہے، ان صوفیہ کرام کی دین کے لیے خدمات اظہر من الشّمس ہیں۔ ان کے اخلاق، صفات اور کرامات کی بدولت لاکھوں لوگ اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے۔

تاریخ کی کتابوں سے ان کے حالات و واقعات اور کرامات کا مزید تذکرہ کیجیے۔مثلاً: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب ''الاخبار الاخیار'' میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ چند سوداگر اونٹوں پر شکر کی بوریاں لاد کر لے جارہے تھے۔ اتفاق سے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ بھی وہاں موجود تھے۔ انھوں نے ان سوداگروں سے پوچھا ''ان اونٹوں پر کیا لدا ہوا ہے؟'' تاجروں نے انھیں ان کے سادہ لباس کی وجہ سے ضرورت مند سمجھا اور ازراہ مذاق کہا ''یہ نمک کی بوریاں ہیں۔'' حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا''تم کہتے ہو تو پھر نمک ہی ہوگا۔'' سوداگر آگے چلے گئے۔منزل پر پہنچے، بوریاں اُتروائیں، انھیں کھولا تو حیرت زدہ رہ گئے، بوریوں میں شکر کی بجائے نمک بھرا تھا۔ بہت پریشان ہوئے۔ دفعتاً انھیں یاد آیا کہ انھوں نے راستے میں ایک بزرگ سے ان بوریوں کے معاملے میں جھوٹ بولا تھا، یہ یقیناً اسی کی سزا ہے۔ وہ بہت پشیمان ہوئے۔ فوراً پلٹے اور حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر معافی مانگنے لگے۔سوداگر اپنی اس حرکت پر سخت نادم تھے۔حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے انھیں معاف فرمادیا اور فرمایا ''جاؤ اب دوبارہ جاکر دیکھو۔'' وہ سوداگر واپس گئے اور ڈرتے ڈرتے بوریوں کا منہ کھولا۔ دیکھا تو اب ان بوریوں میں نمک کی جگہ شکر بھری ہوئی تھی۔ انھوں نے فوراً اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا (اللہ کے سفیر : خان آصف: صفحہ نمبر ۳۰۵۔ ۳۰۶)

سبق کی وضاحت کے دوران طلبہ سے زبانی سوالات بھی کیجیے۔

اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) سیستان (ii) شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر (iii) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

(iv) جلال الدین اکبر کے دور میں (v) گنج شکر

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے کردار کی سچائی، دن رات تبلیغ، رواداری اور ہم دردی کی بدولت ہزاروں لوگ مشرف با اسلام ہوئے ان کی اسی مقبولیت کی وجہ سے راجا رائے پتھورا ان کے خلاف ہوگیا۔

(ii) حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو مجدّد الف ثانی نام اس لیے دیا گیا کیوں کہ وہ دوسرے ہزار سال کے مجدّد ہیں۔ انھوں نے مغل بادشاہ اکبر کے دور میں دین اسلام سے بدعات کا خاتمہ کیا اور دین اسلام کے حقیقی احکام کو دوبارہ زندہ کیا۔

(iii) بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔

(iv) حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد کا نام خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ تھا۔

(v) حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں حکمراں خود ساختہ دین الٰہی کے پیروکار ہوگئے تھے۔

(vi) مغل بادشاہ اکبر کے دور میں دین اسلام میں بہت سی بدعات شامل ہوچکی تھیں، جس سے اسلام کا تشخّص مجروح ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان بدعات کے خاتمے کے لیے ایک تحریک کا آغاز کیا اور اکبر کے خود ساختہ دین الٰہی کے خلاف بغاوت کرتے ہوئے دین اسلام کے حقیقی احکام کو دوبارہ زندہ کیا۔

۳۔ تفصیلی جوابات رہنمائی کے بعد لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- سرگرمیاں انجام دینے کے لیے طلبہ کی مدد کیجیے۔
- کتابچہ بنائیے جس میں مذکورہ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کی تعلیمات اور اقوال تحریر کیجیے۔
- کتابچہ بنائیے جس میں مذکورہ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم سے متعلق سوال جواب تحقیق کر کے لکھیے۔ پھر ذہنی آزمائش کا پروگرام منعقد کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

طلبہ کی تحاریر	مذکورہ صوفیہ رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال	مذکورہ صوفیہ کرام کے مزارات کی تصاویر	مذکورہ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کے حالات زندگی اور دینی خدمات ایک نظر میں

علماء ومفکّرین رحمۃ اللہ علیہم

(حضرت امام غزالی، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہم)

امدادی اشیا

- مذکورہ علماء مفکّرین رحمۃ اللہ علیہم کے علمی وفقہی کارناموں سے متعلق چارٹ
- چارٹ جس پر مذکورہ علماء ومفکّرین رحمۃ اللہ علیہم کے حالات زندگی تحریر ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۱۰۴۔۱۰۸

طریقۂ تدریس

طلبہ کو بتائیے کہ ہمارے لیے قابل تقلید نمونہ ہمارے علماء ومفکّرین ہیں، جنھوں نے اپنے علمی وفقہی کارناموں کی وجہ سے اسلام کے چراغ کو روشن رکھا اور اس روشنی سے ہر طرف جہالت کی تاریکی کو دور کیا، اپنے قول وعمل سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچایا۔ خوابِ غفلت میں پڑے ہوئے لوگوں کو بیدار کیا، انھیں مقصد زندگی سے آشنا کیا، انھیں اسلامی معاشرت اور ثقافت سے روشناس کرایا۔ ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کردیا۔ ان علماء ومفکّرین نے علم کی جستجو کے لیے نگر نگر کا سفر کیا۔ رات دن تمام علوم و فنون کا گہری نظر سے مطالعہ کیا۔ ان پر تحقیق کی، اپنے علم، فلسفے، روحانیت اور تربیت کے ذریعے لوگوں کی اخلاقی اور دینی تنزلی کو دور کیا۔ دین اسلام کا احیاء کیا، دین اسلام کو رسومات و بدعات سے پاک کیا۔ ایسے ہی روشن چراغوں میں مذکورہ علماء ومفکّرین بھی شامل ہیں۔جن کے حالات زندگی، صفات، علمی وفقہی خدمات، تعلیمات اور تصانیف کے بارے میں آج ہم تفصیل سے مطالعہ کریں گے۔

اعلانِ سبق کے ساتھ سبق کا عنوان اور ذیلی عنوانات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔طلبہ سے زبانی سوالات بھی کیجیے۔ دوران وضاحت اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔

آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) ۴۵۰ ہجری میں (ii) نظام الملک طوسی نے (iii) پچاس برس تک

(iv) ۱۱۱۴ ہجری میں (v) مجدّد

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ عظیم فلسفی، مفسّر، صوفی، ماہر نفسیات، ماہر تعلیم و تربیّت اور محقّق تھے۔

(ii) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے عبادت، غور و فکر اور تصوّف کی خاطر دمشق، یروشلم، مدینہ منوّرہ اور مکّہ مکرّمہ کا سفر کیا۔

(iii) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر، تجوید، حدیث، فقہ، تصوّف، اخلاقیات، فلسفہ، منطق، تاریخ اور سوانح پر کتب تحریر کیں۔

(iv) شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے جو کتابیں تحریر کیں ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:
خیرِ کثیر، المصفیٰ، تفہیماتِ الٰہیہ، قولِ جمیل، فیوض الحرمین۔

(v) شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کو سیاسی حیثیت سے مضبوط بنانے کے لیے اور مرہٹوں اور جاٹوں کے ظلم وستم سے مسلمانوں کو نجات دلانے کے لیے نجیب الدولہ اور احمد شاہ ابدالی کو خطوط روانہ کیے۔

۳۔ تفصیلی جوابات کے لیے طلبہ سے اظہار خیال کیجیے، مناسب رہنمائی کے بعد انھیں لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

طلبہ کی تحاریر

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''حجۃ اللہ البالغہ'' پر ایک نظر

مذکورہ علماء ومفکرین کی تصانیف کے نام:
حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

فاتحین

(سلطان نورالدین زنگی، سلطان صلاح الدین ایوبی، سلطان محمد فاتح رحمۃ اللہ علیہم)

امدادی اشیا

- گوگل میں جس میں ان علاقوں کی نشان دہی جنھیں ان فاتحین نے فتح کیا
- چارٹ جس پر ''فاتحین کے حالات زندگی ایک نظر میں'' درج ہوں
- مذکورہ فاتحین سے متعلق دستاویزی فلم/ فلمز
- مسجد اقصیٰ کا ماڈل
- کارڈز جن پر سوال جواب تحریر ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۱۰۹۔۱۱۴

طریقۂ تدریس

کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کیجیے۔ سبق کی ابتدا سے قبل طلبہ کی (مسلمان) فاتحین سے متعلق معلومات کا جائزہ لیجیے۔

مثلاً:

• فاتح خیبر کون ہیں؟	حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
• فاتح مصر کون ہیں؟	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
• جنگِ قادسیہ کن صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں لڑی گئی۔	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
• فاتح اندلس (اسپین) کون ہیں؟	موسیٰ بن نُصَیر، طارق بن زیاد رحمۃ اللہ علیہم
• فاتح بیت المقدس اور صلیبی جنگوں میں مسلمان لشکر کے قائد کون تھے؟	سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ
• فاتح سندھ کون ہیں؟	محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ

سبق کی وضاحت کے دوران امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔ طلبہ سے زبانی سوالات بھی کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) موصل (ii) سلجوقی دور میں (iii) بیت المقدس (iv) سڑک (v) ۱۴۸۱ عیسوی

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم فاتح اور تاریخ اسلام کا ایک درخشاں ستارہ ہیں۔ انھوں نے سلجوقی دور میں ملک شام پر حکومت کی، انھوں نے صلیبی دشمنوں کے خلاف مسلم محاذ قائم کیا اور دوسری صلیبی جنگ میں اہم کردار ادا کیا۔ وہ عالم اسلام کے نہایت متقی، عبادت گزار اور عظیم جرنیل تھے۔ انھوں نے تمام زندگی میدان جنگ میں گزاری۔ تاریخ میں وہ ایک عظیم واقعے کی وجہ سے زندہ جاوید ہیں۔ انھوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے جسم اطہر کو دشمنوں کے شر سے محفوظ کیا۔

(ii) سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ نے روضہ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں قبر مبارک کے اردگرد خندق کھدوا کر اس میں پگھلا ہوا سیسہ ڈلوادیا تاکہ وہ محفوظ رہے۔

(iii) بیت المقدس سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۱۸۷ عیسوی میں فتح کیا۔

(iv) قسطنطنیہ عیسائیوں کا روحانی مرکز تھا۔ اس کی حفاظت کے لیے انھوں نے تین فصیلیں بنائیں۔جن پر مضبوط برج تعمیر کیے گئے۔ دوسری اور تیسری فصیل کے درمیان بہت چوڑی اور گہری خندق بنائی گئی تھی اور شہر کے لوگ ایک قلعے میں محفوظ تھے۔

(v) صلاح الدین ایوبی کی سلطنت میں شامل علاقے آج عراق، شام، فلسطین، اردن، یمن، سعودی عرب، مصر کا حصّہ ہیں۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔
- ان فاتحین کے کارناموں سے متعلق خاکے ترتیب دیجیے۔ طلبہ انھیں اسکول کی تقریب میں پیش کریں۔
- طلبہ کو ان فاتحین کے گیٹ اپ (بہروپ) میں کھڑا کیجیے۔ جبکہ دوسرا طالب علم ان کے بارے میں معلومات سے آگاہ کرے۔
- ان فاتحین کے کارناموں پر مضامین تحریر کروائیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

طلبہ کی تحاریر	سلطان صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ تاریخ کے آئینے میں	فاتح قسطنطنیہ محمد فاتح رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی اور کارنامے ایک نظر میں	سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کا تاریخی کارنامہ

اَمر بالمعروفِ و نہی عَنِ المنکر (دعوت و تبلیغ)

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے متعلق قرآنی آیات و احادیث درج ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۱۱۵

طریقۂ تدریس

- طلبہ کو موضوع کی طرف لانے کے لیے انھیں بتائیے کہ ایک مثالی گھر اور ایک مثالی معاشرہ وہ ہوتا ہے جہاں نیکیاں پروان چڑھیں اور برائیوں کا خاتمہ ہو۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جو معاشرہ تشکیل دیا اس کی نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس میں بسنے والے ایک دوسرے کے خیر خواہ تھے۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کی اصلاح کرتے رہتے تھے۔ وہ خود بھی برائیوں سے بچتے اور دوسروں کو بھی اس سے باز رہنے کی تلقین کرتے تھے۔ اسلام سے پہلے یہی معاشرہ برائیوں کی آماج گاہ بنا ہوا تھا، اسلام کے آنے کے بعد یہی معاشرہ اور یہی قوم "اُمتِ وسط" یعنی بہترین امت کہلائی۔
- اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔
- دورانِ وضاحت درج ذیل زبانی سوالات کیجیے:
- اُمتِ مسلمہ کو دیگر امتوں پر کس وجہ سے فضیلت حاصل ہے؟
- دوسروں کو نیک کام کرنے اور برائیوں سے بچنے کی تلقین کیوں ضروری ہے؟
- حجۃ الوداع کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اُمتِ مسلمہ کو کیا ذمہ داری سونپی؟
- اگر ہم کوئی برائی ہوتے ہوئے دیکھیں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ حدیث کی رو سے بتائیے۔
- اس فریضے کی ابتدا کہاں سے ہونی چاہیے اور کیوں؟
- اگر صالح افراد اس فریضے کو انجام نہ دیں گے تو کیا نتیجہ نکلے گا؟
- کیا ٹیکس ، بجلی ، پانی ، گیس اور دیگر وسائل کی چوری کرنے والوں کی نشان دہی کرنی چاہیے۔ اگر ہاں تو کیوں؟
- ہمارا کیا فرض ہے؟
- آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) بھلائی کا (ii) برائی سے (iii) صالحین پر (iv) حکمت سے (v) نرمی سے

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے مراد نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہے۔

(ii) امّتِ مسلمہ کو گزشتہ امتوں پر فضیلت حاصل ہے اس لیے کہ وہ نیکی کا حکم دیتی ہے اور برائی سے روکتی ہے۔

(iii) آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے فرمان کے مطابق برائی کو دیکھیں تو اسے ہاتھ سے ختم کر دیں اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کریں اور سمجھائیں اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل میں برا جانیں اور یہ ایمان کا آخری درجہ ہے۔

(iv) دین کی دعوت دیتے ہوئے ہمیں وعظ و نصیحت اور حکمت سے کام لینا چاہیے، جبر اور زبردستی سے گریز کرنا چاہیے۔

(v) امر بالعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینے میں مشاہیر امت یعنی انبیا کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، تابعین اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین، نے ہر دور میں اپنا کردار ادا کیا۔ ہمیشہ نیکی کی تلقین کی۔ اس اہم فریضے کی انجام دہی میں انھوں نے باطل کے شدید ظلم وستم کا سامنا کیا، تکالیف کو سہا۔ ظالم سرداروں اور بادشاہوں کی سزاؤں کا مقابلہ کیا۔ لیکن حق گوئی کو نہ چھوڑا۔ عوام کی اصلاح کے لیے یہ مبلّغ دین ہمیشہ نرم انداز اختیار کرتے تھے۔ ان کی حکمت بھری نصیحتوں کی بدولت لوگوں کو اپنی غلطی کا احساس ہوتا اور وہ توبہ کی طرف مائل ہوجاتے تھے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر مناسب رہنمائی کے بعد لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

ذرائع ابلاغ کا استعمال

امدادی اشیا

- ذرائع ابلاغ سے متعلق آلات/تصاویر
- ماضی میں استعمال ہونے والے ذرائع ابلاغ کی تصاویر۔مثلاً: خط، دیگر پیغامات یا معلومات، درختوں کی چھال، پتھر، کپڑے، ہڈی وغیرہ پر لکھنے کا رواج تھا ممکن ہو تو ان کی تصاویر
- چارٹ جس پر ذرائع ابلاغ کے استعمال میں احتیاط سے متعلق اسلام کی روشنی میں ہدایات درج ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب سلام اسلامیات ۸، صفحہ ۱۲۰۔۱۲۳

طریقۂ تدریس

کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کیجیے۔ طلبہ کو بتایئے کہ اسلام اور اس کی تعلیمات قیامت تک کے لیے ہیں۔ قیامت تک جتنی بھی ایجادات ہوں گی ان کے دُرست استعمال اور نقصانات سے بچنے کے لیے بہرحال اسلام کی تعلیمات کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ دین اسلام ہر انسان کو دوسروں کا خیر خواہ، باحیا، مہذب، باوقار، نافع، پاکیزہ کردار والا بناتا ہے۔ وہ اسے، تخریب کاری، دھوکا دہی، جھوٹ، فریب، فحش، بے حیائی اور دیگر جرائم سے بچنے کی تعلیم دیتا ہے۔ذرائع ابلاغ کے استعمال میں بھی اسلام کے انھیں سنہری اصولوں پر عمل کرکے ہم ان جدید ایجادات کو اپنے لیے نافع بناسکتے ہیں؛ اپنی ترقی و عروج کا ذریعہ بناسکتے ہیں اور اس کے مضر اثرات سے بچ سکتے ہیں ذرائع ابلاغ کے معانی کیا ہیں؟ ذرائع ابلاغ میں کیا کیا شامل ہیں؟ اس کے استعمال کے سلسلے میں اسلام کے آداب و احکام اور بنیادی اصول کیا ہیں؟ ان ذرائع کے فوائد و نقصانات کیا ہیں؟ ان سب کا جائزہ ہم آج کے سبق میں لیں گے۔

اعلان سبق کے بعد سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر درج کیجیے۔ سبق کی وضاحت کے دوران امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔ دوران وضاحت طلبہ سے زبانی سوالات کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) پہنچانا (ii) آفاقی (iii) تحقیق سے پہلے (iv) مفید باتوں کو (v) گناہِ جاریہ کا

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) ذرائع ابلاغ میں اخبار، رسالے، کتابیں، ریڈیو، ٹیلی ویژن، فون، موبائل فون، انٹرنیٹ، ای میل وغیرہ شامل ہیں۔

(ii) اسلام کا پیغام آفاقی ہے۔ چناں چہ اس کی تبلیغ و اشاعت اور اس کا پیغام دنیا کے ہر حصّے تک پہنچانے کے لیے سائنس

و ٹیکنالوجی اور دور حاضر کے تیز ترین ذرائع ابلاغ کا استعمال ضروری ہے۔ ان ذرائع ابلاغ کی بدولت ہم خود بھی دینی تعلیمات آسانی سے حاصل کرسکتے ہیں اور دوسروں کو بھی پہنچا سکتے ہیں۔

(iii) خبر کی تحقیق و تصدیق ضروری ہے وگرنہ بغیر تحقیق و تصدیق خبر پھیلانے سے افواہیں جنم لیتی ہیں۔ لوگوں کی عزت وآبرو خطرے میں پڑجاتی ہے۔ نقضِ امن اور دیگر معاشرتی نقصانات کا خطرہ جنم لیتا ہے۔

(iv) ذرائع ابلاغ کے ذریعے بہت سے ہنر سیکھے جاتے ہیں۔ مثلاً: ڈیجیٹل آرٹ، ای کامرس، کمپیوٹر پروگرامنگ اور روز مرّہ کے ہنر وغیرہ۔

(v) طلبہ سے باری باری جواب سنیے۔

۳۔ تفصیلی جوابات پر طلبہ سے اظہار خیال کیجیے۔ پھر مناسب رہنمائی کے بعد لکھنے کے لیے دیجیے۔

- سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔
- طلبہ سے کاپیوں پر دو کالم بنوایئے، جس میں ذرائع ابلاغ کے استعمال کے فوائد و نقصانات تحریر کروایئے۔
- ذرائع ابلاغ کا استعمال منفی ہے یا مثبت، مباحثہ کروایئے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

طلبہ کی تحاریر	ذرائع ابلاغ کے استعمال سے متعلق جدید ذرائع ابلاغ کی تصاویر	قدیم ذرائع ابلاغ تصاویر	ذرائع ابلاغ سے سیکھے جانے والے ہنر کی فہرست

نوٹس

نوٹس